بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بفضل خالق ذو الجلال عدیم المثال لا شبیہ ولا امثال کتاب مقبول حسب حال قبال مطبوع اہل کمال

دفع الوسواس والاحتمالات

عن

زوال النبی بعد ختم الرسالات

۱۳۱۵ھ

باہتمام خاکسار ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر اللہ الصمد بار اول ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۵ ہجری

مطبع [illegible] واقع کربلا تال کٹورہ لکھنؤ مطبوع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانا سلطان الخیال وجعلھا مرآۃ لحصول صور معانی الکمال والصلوۃ
والسلام علی صاحب الاحوال مدارک درجات الاتصال محمد وآلہ وصحبہ الی یوم الجلال
امابعد فقیر مسکین محمد ادریس نگرامی ابن حضرت مولانا وسیدنا المولوی الحافظ **محمد عبد العلی** صاحب
قدس سرہ کہتا ہے کہ یہ رسالہ جسکا نام **رفع الوسوسۃ والاحتمال عن رویۃ النبی بعد الارتحال** ہے
درباب اظہار حصول زیارت ودیدار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بحالت بیداری وخواب تالیف کیا گیا ہے۔
مضمون اسکا بظاہر اگرچہ خواب وخیال ہے مگر نصیحت وپند کے لیئے ایک ذخیرۂ مالامال ہے۔ ناظرین اسکو
صرف حکایات تصور کرکے ملاحظہ نفرماوین بلکہ اوس کے مطالب پر اپنے کو عامل بناوین اللھم تقبل
منی کما تقبلت من العظماء بحرمۃ سید الانبیاء اور یہ رسالہ دو مقصد اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے
مقصد اول ثبوت زیارت نبویہ حالت بیداری مین مخفی مباد کہ مثال صورت نبویہ صلی اللہ علی صاحبہا
دنیا مین بچشم سر دیکھنا نزدیک محققین ممکن وجائز الوقوع ہے جیساکہ امام غزالی وبارزی وتاج الدین سبکی و
امام یافعی وقرطبی وابن ابی جمرہ وسید علی وفی وابو العباس مرسی وتاج الدین بن عطاء اللہ وابو الحسن
شاذلی وجلال الدین سیوطی وغیرہم نے تحریر فرمایا ہے۔ امام غزالی کتاب المنقذ من الضلال مین حضرات
صوفیہ کے حالات مین لکھتے ہین وھم فی یقظتھم یشاھدون الملائکۃ وارواح الانبیاء ویسمعون
منھم اصواتا ویقتبسون منھم فوائد ثم یترقی الحال من مشاھدۃ الصور والامثال
الی درجات یضیق عنھا نطاق النطق انتھی اور مدخل ابن حاج مین ہے رویتہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی الیقظة باب ضیق وقل من یقع له ذلك الا من کان علی صفة عزیز وجودها فی هذا الزمان بل عدمت غالبا مع انا لا ننکر من یقع له هذا من الاکابر الذین حفظهم الله تعالی فی ظواهرهم وبواطنهم انتهی اور ابن حجر مکی اپنی فتاوی حدیثیہ میں لکھتے ہیں قال البارزی وقد سمع من جماعة من الاولیاء فی زماننا وقبله انهم راؤا النبی صلی الله علیه وسلم یقظة حیا بعد وفاته انتهی اور بھی لکھتے ہیں ثم رأیت ابن العربی صرح بما ذکرته من انه لا یمتنع رویة ذات النبی صلی الله علیه وسلم بروحه وجسده لانه وسائر الانبیاء احیاء ردت الیهم ارواحهم بعد ما قبضوا واذن لهم فی الخروج من قبورهم والتصرف فی الملکوت العلوی والسفلی ولا مانع من ان یراه کثیرون فی وقت واحد لانه کالشمس واذا کان القطب یملأ الکون کما قاله التاج ابن عطاء الله فما بالك بالنبی صلی الله علیه وسلم انتهی۔ اب چند حکایتیں نقل کرتا ہوں۔

حکایت ایک دن حضرت شیخ المشائخ سید عبد القادر جیلانی منبر پر بیٹھے ہوئے وعظ کہتے تھے اثنای وعظ میں منبر پر سے اوترکر نیچے کے زینے پر بیٹھے اور قوم کی طرف پشت کر کے چپ ہو رہے۔ بعد تھوڑی دیر کے اُٹھے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ شاید شیخ دیوانے ہو گئے ایک معتقد خاص نے عرض کیا یا حضرت آپ کی زبان سے چند مرتبہ وعظ سُنا گیا مگر جو حرکت اس مرتبہ آپ سے واقع ہوئی وہ کبھی نہیں دیکھی گئی۔ شیخ نے جواب دیا کہ اوسوقت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور منبر پر بیٹھ گئے۔ میری یہ مجال نتھی کہ حضور کے برابر بیٹھا ہوں یا زبان ہلا سکوں اسی وجہ سے میں منبر پر سے اُتر آیا اور چپ ہو رہا۔

حکایت حضرت سید عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبل نماز ظہر میں نے سرور عالم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں اے فرزند تو کچھ نصیحت کیوں نہیں کرتا میں نے عرض کیا کہ میں مرد عجمی ہو کر فصحای بغداد کے سامنے کیسے گفتگو کر سکتا ہوں۔ سرور عالم نے فرمایا اپنا مُنہ کھول میں نے مُنہ کھولدیا آپ نے سات مرتبہ اپنا تھوک میرے مُنہ میں ڈالا اور فرمایا نصیحت کر اور لوگوں کو خدا کی راہ کی طرف بحکمت بلا۔ میں بعد نماز ظہر بیٹھ گیا خلائق کا ہجوم ہوا ناگاہ حضرت علی مرتضیٰ تشریف لائے اور فرمانے لگے اے فرزند وعظ کیوں نہیں کہتا میں نے کہا یا جدی مجھپر رعب طاری ہوا آپ نے فرمایا اے فرزند اپنا مُنہ کھول میں نے مُنہ کھولدیا آپنے چھ مرتبہ اپنا تھوک میرے مُنہ میں ڈالا میں نے عرض کیا کہ آپنے پورے سات مرتبہ کیوں نہ ڈالا فرمایا کہ ادب نبوی کی وجہ سے کذا فی فتاوی ابن حجر المکی نقلاً عن طبقات الاولیاء لابن الملقن

حکایت سید علی وفی فرماتے ہین کہ مین پانچ برس کا تھا اور ایک شخص کے پاس قرآن پڑھتا تھا ایک مرتبہ مین اوسی شخص کے پاس گیا کیا دیکھتا ہون کہ جناب سرور عالم سفید کرتہ پہنے ہوئے جلوہ فرما ہین اور یہ دیکھنا میرا بیداری مین تھا خواب مین نتھا۔ آنحضرت نے مجھسے فرمایا کہ کچھ پڑھ مین نے سورۂ والضحی و الم نشرح آپ کو سنایا پھر آپ غائب ہو گئے جب مین بعمر اکیس سال تھا شہر قرافہ مین نماز صبح کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ چکا تھا کیا دیکھتا ہون کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے تشریف لاکر مجھکو لپٹ گئے اور فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پس اوسی وقت سے خدا نے مجھکو یہ توفیق دی۔ کذا فی فتاوی ابن حجر المکی

حکایت سید علی وفی فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ مین نے بچشم سرور عالم کو دیکھا۔ آپ فرمانے لگے کہ کوئی مجھکو مردہ نہ سمجھے میری موت صرف لوگون کی نگاہ سے پوشیدہ ہو جانا ہی اور لوگون سی مراد وہی لوگ ہین جو عوام ہین ورنہ خواص مجھکو دیکھتے ہین اور مین اونکو دیکھتا ہون۔ کذا فی الطبقات الکبری للشعرانی

حکایت۔ ایک بزرگ ایک فقیہ کی مجلس درس مین حاضر ہوئی فقیہ نے ایک حدیث پڑھی اوس بزرگ نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہی۔ فقیہ نے کہا کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی۔ اوس بزرگ نے کہا کہ تیرے سر پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین وہ فرمارہے ہین کہ یہ حدیث مین نے نہین کہی۔ بعد ازان اوس بزرگ نے اوس فقیہ کو بھی زیارت نبویہ سے مشرف کرادیا۔ قالہ ابن حجر فی فتاوئہ

حکایت شیخ جلال الدین سیوطی کے پاس ایک شخص نے خط لکھا کہ سلطان قائتبای سے میری سفارش کر دیجیے اوسکے جواب مین آپنے لکھا اے میرے برادر اسوقت تک مین بالمشافہہ بحالت بیداری پچھتر مرتبہ سرور عالم کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہون اگر مجھکو خوف نہ ہوتا کہ حکام کے ملنے سے سرور عالم کی زیارت سے محروم و محجوب ہو جاؤنگا تو ضرور تیری سفارش کے لیے سلطان کے پاس جاتا۔ کذا فی المیزان للشعرانی۔

حکایت۔ سید محمد بن زین مادح رسول اکثر جناب سرور عالم کو بحالت بیداری دیکھا کرتے تھے اور قبر شریف کے اندر سے حضور نے اونسے باتین بھی کی ہین اور یہی حال اونکا رہا یہانتک کہ ایک شخص کی سفارش کے لیے حاکم شہر کے پاس جاکر بیٹھ گئے اوسی وقت سے زیارت نبویہ نصیب نہوئی جب درد فراق سے عاجز ہو گئے تو ایک روز ایک شعر بمضمون درد فراق پڑھا ناگاہ دور سے صورت آنحضرت نمودار ہوئی اور آواز آئی اے محمد بن زین تو مجھکو دیکھنا چاہتا ہے حالانکہ ظالمون کے بستر پر بیٹھ جاتا ہے یہ امر غیر ممکن ہے پھر کبھی اون کو زیارت نصیب نہوئی۔ کذا فی المیزان للشعرانی۔

حکایت - سید احمد کبیر رفاعی جب مدینہ منورہ گئے تو قریب قبر شریف یہ اشعار پڑھے

فِی حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِی كُنْتُ اَبْعَثُهَا	تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّی وَهِیَ نَائِبَتِی
وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ	فَامْدُدْ يَمِينَكَ كَی تَحْظٰی بِهَا شَفَتِی

یعنی جب مین حضور سے دور تھا تب اپنی روح کو اپنا نائب کرکے روانہ کرتا تھا وہ آپکی خاکبوسی کرجاتی تھی اب بندہ مع جسم حاضر ہے پس اپنا دست مبارک بڑھائیے تاکہ اوسکا بوسہ لیلون اور اپنے ہونٹونکو محظوظ کرون یکایک قبر شریف سے دست مبارک نکلا اور ایک نور عظیم نے گھیر لیا تمام حاضرین بیہوش ہوگئے سید احمد رفاعی نے بوسہ لے لیا اور فائز المرام ہوگئے - کذا فی نفحات الرضا والقبول

حکایت - مولانا جلال الدین ابو یزید بورانی فرماتے تھے کہ جب ہمکو کوئی امر مشکل پیش آتا ہی تو بے ذریعہ کسی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے حل ہوجاتا ہے - ایکدن لینے دوستون سے کنگھی مانگی اور کہا کہ آنحضرت فرمارہے ہین اے ابا یزید کبھی اپنی داڑھی مین کنگھی کرلیا کر - کذا فی نفحات الانس

حکایت - ایک روز ابراہیم لقانی طلبا کو درس دیتے تھے ناگاہ علامہ حجازی واعظ اوس طرف نکلے اور مجلس درس کے قریب کھڑے ہورہے - لقانی نے کہا یا بیٹھ جائیے یا تشریف لیجائیو - علامہ نے کہا ذرا ٹھہر جائیے - تھوڑی دیر بعد علامہ نے کہا اے ابراہیم جب مین تیری مجلس درس کی طرف آتا ہون سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کو کھڑا ہوا تمہارا کلام سنتے پاتا ہون - کذا فی خلاصۃ الاثر

حکایت[١١] - ایک شخص جنگل مین اکیلا چلا جاتا تھا اتفاقاً اوسکی سواری کے جانور کا پاؤن ٹوٹ گیا نہایت مضطر ہوکر درود شریف پڑھنے لگا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ تین بزرگ تشریف لائے - ایک صاحب دور کھڑے رہے اور دو صاحبونے نزدیک آکر اوسکے مرکب کا پاؤن درست کردیا - اوس شخص نے پوچھا کہ آپ لوگ کون ہین اون دونون صاحبون نے فرمایا ہم حسن اور حسین ہین اور وہ جو دور ہین جناب رسالتمآب ہین اس شخص نے فریاد کی کہ یا رسول اللہ مجکو قدمبوسی سے کیون محروم کیا آنحضرت نے فرمایا تیرے منہ سے حقّے کی بو آتی ہی - کذا فی انوار الرحمن

حکایت[١٢] - حضرت شیخ شیوخنا مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے عرض کیا کہ آپ دربارہ شیعہ کیا فرماتے ہین یہ لوگ محبت اہل بیت کا دعوی کرتے ہین اور صحابہ کو برا کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکا مذہب باطل ہی اور یہ بطلان لفظ امام سے واضح ہوتا ہی مولانا کہتے ہین کہ بعد اس واقعہ کے جو مین نے خیال کیا تو یہ بات ظاہر ہوئی کہ

مذہب شیعہ مین امام اوسکو کہتے ہین جو معصوم ہو اور اوس کی اطاعت فرض ہو اور اوس کے پاس وحی کا آنا جائز ہو پس مطابق اوس عقیدہ کے شیعہ منکر ختم نبوت ہین اگرچہ زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خاتم الانبیا کہتے ہین۔ کذا فی المقالۃ الوضیحۃ والانتباہ

حکایت - ایک پیرزادے حضرت شیخنا و مولانا سید فضل رحمٰن صاحب مرادآبادی کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آتے ہی بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا مولانا نے سبب بیہوشی کا دریافت کیا انھون نے عرض کیا کہ آپکے پاس حضرت سرور عالم کو دیکھا جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھکر بیہوش ہو گیا۔ مولانا نے فرمایا کہ بس ایک جھلک مین تمہارا یہ حال ہو گیا۔ **مؤلف** کہتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت مولانا کو اکثر زیارت نبویہ بحالت بیداری نصیب ہوئی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

حکایت - مولانا ممدوح فرماتے ہین کہ مجکو لڑکپن مین آنحضرت اور صحابہ کبار کی زیارت ہوا کرتی تھی۔

حکایت - خواہرزادہ فقیر حاجی محمد احسن سلمہ ایک مرتبہ محرم ۱۳۱۳ھ مین شب شہادت کو بعد نماز عشاء درود شریف وغیرہ معمولہ خود پڑھتے تھے دفعۃً دیکھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحن مکان مین رونق افروز ہین اور یمین و یسار خلفائے راشدین کھڑے ہین اور کنار مبارک مین حسنین و سیدۃ النساء بیٹھی ہوئی ہین اس واقعہ کے مشاہدہ سے عزیز مذکور پر دیر تک ایک عالم بیخودی طاری رہا۔

مؤلف کہتا ہی کہ اس مقام پر ایک شبہہ وارد ہوتا ہی یعنی جبکہ دیدار آنحضرت بعد رحلت آنجناب بچشم سر واقع ہوا تو لازم آتا ہی کہ جسکو دیدار نصیب ہو وہ صحابی قرار دیا جاوے دفع اسکا یہ ہی کہ صحابیت مین شرط یہ ہے کہ دیدار بعالم ملک نصیب ہوا ہو اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم ملکوت مین ہین اور ہم لوگ عالم ملک مین ہین پس اتحاد عالم نہوا۔ قالہ ابن حجر المکی فی فتاویہ

مقصد دوم ثبوت و وقوع دیدار نبویہ حالت خواب مین

ظاہر ہی کہ اس امر کا منکر کوئی مسلمان نہین ہے بلکہ جمہور کا اتفاق ہے کہ جسنے سرور عالم کو خواب مین دیکھا اوسکا دیکھنا صحیح ہے۔ اب چند حکایات کتب معتمدہ سے نقل کرتا ہون۔

حکایت - بعد ارتحال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبر شریف پر حاضر ہوئے اور درد فراق سے اسقدر روئے کہ بیخود ہو گئے اوسی حال مین نیند آگئی جب آپ سو گئے تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ شاید صدیق بحالت خواب

کچھ دیر تک رہے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق کو جگا دیا جگتے ہی حضرت عمر سے بہت مکدر ہوئے اور فرمایا کہ اسوقت مین سید عالم کے حضور مین عرش کے نیچے تھا آنحضرت جناب باری کے حضور مین تضرع تمام عرض کرتے تھے کہ اے خدا میری امت کو بخشدے مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اسقدر پریشان نہون خدا آپ کی مراد برلاویگا یکایک ندا آئی ہمنے بخشا ہمنے بخشا اتنے مین تو نے مجھے جگادیا۔ اب یہ نہین معلوم کہ کسقدر امت بخشی گئی۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلام ختم نہین کیا تھا کہ ناگاہ قبر شریف کے اندر سے آواز آئی کہ سب بخشدیے گئے۔ کذا فی التحفۃ المرضیہ

مؤلف کہتا ہے کہ سب امت بخشدی جائے سے مراد یہ ہے کہ جو طریقہ نبویہ پر چلیگا وہ بخشدیا جاویگا یا یہ مراد ہے کہ انجام کار سب امت محمدیہ کو نجات ہو گی اگرچہ بعض گنہگار ان سے پہلے صدمات عذاب مین مبتلا ہولین گے

فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حکایت۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مرض الموت مین مبتلا ہوئے تو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے مین بہت متفکر ہوئے ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ سید عالم دو کپڑے سفید پہنے ہوئے تشریف لائے یکایک وہ دونون کپڑے سبز ہوگئے اور ایسی چمک آگئی کہ دیکھنے والون کی آنکھ جھپکتی۔ آنحضرت نے صدیق پر سلام کہکر مصافحہ کیا اور اپنا ہاتھ صدیق کے سینہ پر رکھا۔ صدیق کے دل مین جسقدر فکر اور گھبراہٹ تھی وہ جاتی رہی بعدہ آپ نے فرمایا اے ابابکر تیری ملاقات کا بہت شوق ہے اب عنقریب تو ہمارے پاس آنے والا ہے۔ صدیق جب اس خواب سے مشرف ہوئے تو اسی خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر بہت زور سے روئے یہانتک کہ رونے کی آواز سب گھر والون نے سنی پھر صدیق نے عرض کیا کہ مجکو حضور کی ملازمت کا کمال شوق ہے آپ نے فرمایا اے ابابکر تھوڑی دیر کے بعد ایسا وصال ہوگا کہ پھر جدائی کا گمان نہوگا۔ اے ابابکر خدا نے تجکو اختیار دیا ہے جسے تو چاہے خلیفہ مقرر کردے صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہی منتخب فرمادیجیے ارشاد ہوا کہ عامل صادق عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ مقرر کر کہ وہ پاکیزہ ترین اہل آسمان و زمین ہے کذا فی شواہد النبوۃ للجامی

فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حکایت۔ حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ خلافت مین ایک سال قحط عظیم واقع ہوا لوگون نے صدیق سے عرض کیا کہ اب مخلوق تباہ ہوئی جاتی ہے اونکی فریاد کو پہونچیے اور دعا کیجیے صدیق نے فرمایا کہ آج شام تک اللہ تعالیٰ مخلوق کی مدد کریگا۔ شام کو شامی قافلہ آیا اور ایک ہزار اونٹ حضرت عثمان رض کے غلے سے لدے ہوئے لایا دلال حضرت عثمان رض کے پاس آئے اور کہا کہ آپ یہ غلہ ہمارے ہاتھ فروخت کر ڈالیے

اور المضاعف نفع لے لیجیے - حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ یہ غلہ مین اوسکے ہاتھ فروخت کرونگا جو ایک سیر کے عوض سات سیر بلکہ سات سو سیر کے دام دیگا (یعنی پروردگار عالم) یہ کہکر سب بورے کھولدیے اور تمام غلہ خدا کی راہ مین لٹا دیا - رات کو عبداللہ بن عباس نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار نہایت شاد چلے جاتے ہین اور آپ کے سر پر ایک تاج مرصع ہی - ابن عباس کہتے ہین کہ مین اوسی خواب مین دوڑا کہ حضور کی قدمبوسی سے مشرف ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری تیز کردی اور فرمایا اے ابن عباس تو ٹھہر آج عثمانؓ نے خدا کی راہ مین مال تصدق کیا ہی اوسکو خدا نے قبول فرمایا ہے اور حورین نہایت خوبصورت عمدہ لباس والی اوس کے نکاح مین دیگئی ہین اور مجلس عقد کی شرکت کے واسطے مین بھی بلایا گیا ہون - کذا فی حکایات الصالحین

حکایت - عبداللہ بن سلام کہتے ہین کہ جس زمانہ مین حضرت عثمانؓ کو بلوائیون نے گھیر لیا تھا مین عثمانؓ کے پاس گیا عثمانؓ نے مرحبا کہکر کہا اے برادر مین نے سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ جھروکے سے سر نکالکر فرمارہے ہین اے عثمان تجھکو لوگون نے گھیرا اور پیاسا چھوڑا ہے مین نے عرض کیا ہان آپنے ایک ڈول پانی سے بھرا ہوا لٹکایا اور مجھے فرمایا کہ پیاس اپنی بجھالے مین نے سیراب ہو کر پیا اوسکی ٹھنڈک اب تک میرے سینے مین ہی پھر فرمایا کہ اے عثمانؓ اگر تو چاہے تو تیری فتح کرا دون اور اگر چاہے میرے پاس افطار کر پس مین نے آپ کے پاس افطار قبول کیا - عبداللہ بن سلام کہتے ہین کہ اوسی روز عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی -

حکایت - جس رات کی صبح کو ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو زخمی کیا ہی - اوسی رات کو حضرت علیؓ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے مین نے کوئی بہبودی نہین اوٹھائی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ اون پر بددعا کر حضرت علیؓ نے دعا کی یا اللہ مجکو اس گروہ سے اچھا ساتھی دے اور اس گروہ کو مجھسے برا ساتھی دے - کذا فی الصواعق المحرقہ -

حکایت - حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما بیٹھے ہین تھوڑی دیر کے بعد علی مرتضی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے جگہ بیٹھنے کی ملی ایک لمحہ کے بعد علی مرتضی یہ کہتے ہوئے نکلے کہ خدا نے ہماری حاجت پوری کی بعد ازان امیر معاویہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ خدا نے ہم کو بخشدیا - کذا فی حکایات الصالحین

حکایت - ابن عساکر ابو درداء سے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت عمرؓ شام مین داخل ہوئے

تو آپ نے حضرت بلال سے کہا کہ تم یہان قیام کرو۔ بلال وہان مقیم ہوئے۔ بعد چند روز کے
بلال نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ای بلال یہ کیا ظلم و ستم ہی جو تو میری
زیارت نہین کرتا۔ بلال یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئے اور نہایت خوفناک باحزن و ملال اپنی
سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ منورہ مین داخل ہوکر قبر شریف کے روبرو حاضر ہوئے اور شدت
بیتابی و بیخودی سے قبر شریف پر گر پڑے اور اپنا منہ خاک مرقد شریف سے ملنے لگے۔ ناگاہ
امام حسن اور امام حسین اوس طرف نکلے۔ بلال نے اپنے تئین سنبھالکر دونون صاحبزادون کو کلیجے سے لگایا
اُن حضرات نے فرمایا مدت سے تمنا ہی کہ مؤذن رسول کی زبان سے اذان سنین بلال کو یہ تاب کہان تھی
کہ معشوق مہجور کا نام زبان پر لاتے مگر صاحبزادون کی دلدہی کے واسطے مسجد نبوی کی چھت پر چڑھے اور
اذان کہنا شروع کی جب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تمام مدینہ مین تھرتھری پڑگئی جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ
کہا اور زیادہ تھرتھراہٹ ہوئی جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا۔ مدینہ مین ایک چیخ اٹھی مستورات پردہ نشین
باہر نکل پڑین ابو درداء کہتے ہین کہ جو ماتم و غم اوس دن برپا ہوا بعد رحلت آنحضرتؐ اوس وقت تک نہین دیکھا گیا۔

حکایت ۔ بعض صالحین کہتے ہین کہ میرے پڑوس مین ایک شخص تھا وہ حضرت ابی بکر و عمر رضؓ کو
بُرا کہتا تھا۔ ایک مرتبہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ داہنی طرف ابوبکرؓ
اور بائین طرف عمرؓ ہین۔ مین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا فلان پڑوسی
اون دونون بزرگون کو بُرا کہتا ہے مجکو سخت ناگوار ہوتا ہی آنحضرتؐ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اُس ملعون
کو جاکر مار ڈال۔ جب مین صبح کو جاگا اوسی پڑوسی کی ملاقات کو چلا جب اوسکے مکان کے قریب پہنچا
آواز نوحہ و ماتم کی پائی دریافت سے معلوم ہوا کہ اوس شخص کو کسی نے رات کو مار ڈالا کذا فی شواھد النبوۃ

حکایت ۔ بعض صالحین کہتے ہین کہ میرا ایک ملاقاتی حضرت ابوبکر و عمرؓ کو برا کہتا تھا۔ ایک رات کو
خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے عرض کیا کہ فلان شخص شیخین کو بُرا کہتا ہی حضور نے
فرمایا کیا تجکو ناگوار نہین معلوم ہوتا مین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی ناگوار ہی
آپ نے فرمایا کہ اوسکو پکڑ لاؤ۔ مین اوسی خواب مین اوسکو پکڑ لایا آپ نے ایک چاقو مجکو دیکر
فرمایا کہ اس کمبخت کو مار ڈال مین نے تین مرتبہ حیلہ کیا چوتھی مرتبہ بتاکید فرمایا اس کو جلد
مار ڈال مین نے مجبور ہوکر اوسکو خواب مین مار ڈالا جب صبح کو بیدار ہوا اوسی ملاقاتی کی ملاقات کو گیا

جب وہان پہونچا معلوم ہوا کہ رات کو اوس کو بستر ہی پر کسی نے مار ڈالا کذا فی شواھد النبوۃ

حکایت۔ ایک بزرگ کہتے ہین کہ میرے اوستاد نے مجکو ابوبکر و عمرؓ کے بُرا کہنے کی تعلیم کی۔ مین مطابق اوسکی تعلیم کی عمل کرتا تھا۔ ایک رات کو خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے داہنے بائین دو بزرگ ہین اور قیامت قائم ہے مین نے ارادہ کیا کہ سید عالم کی ملازمت حاصل کرون اتنے مین اون دونون بزرگون مین سے ایک نے میری طرف اشارہ کرکے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مجکو اور میرے دوست کو بُرا کہتا ہے حالانکہ ہمنے اسکے ساتھ کوئی بُرائی نہین کی یہ سنتے ہی آنحضرتؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور میرے گرفتار کرنے کا عزم فرمایا یکایک مین جاگا اور اپنی داڑھی اور بھون اور پلک کی بال بالکل جھڑے ہوئے پائے۔ بعد ایک مدت کی میرا ایک دوست آیا مین نے اپنا ماجرا کہہ سنایا اوسنے کہا فوراً توبہ کر اور ابی بکر و عمرؓ کی جناب مین اپنی بے ادبی کا عذر کر مین نے فوراً غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کرکے توبہ کی اور حضرت شیخین کی فضیلت کا معتقد ہوا۔ کذا فی شواھد النبوۃ

حکایت۔ بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک رات کو مین نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر بیٹھے ہین اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام لوگون کو پانی پلاتے ہین۔ مین حسنین کے حضور مین گیا اور پانی مانگا اونہون نے نہ دیا مین نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو بھی پانی کوثر کا دلا دیجیے۔ حضور سے حکم ہوا کہ تجکو نہ ملیگا مین نے عرض کیا کہ اسکا کیا باعث ہے حضور نے فرمایا اس لیے کہ تیرے پڑوس مین ایک شخص ہے جو علیؓ کو گالیان دیتا ہے اور تو اوسکو منع نہین کرتا۔ مین نے عرض کیا کہ مین بخوف جان اوس سے تعرض نہین کرتا آپ نے ایک چاقو مجکو دیا اور فرمایا کہ اوس ملعون کو مار ڈال مین نے حسب الحکم اوسکو چاقو سے مار ڈالا بعدہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسنؓ و حسینؓ اسکو پانی پلاؤ حسینؓ نے مجکو پانی دیا بعدہ مین جگا صبح تک استغفار کرتا رہا بعد نماز صبح اپنا خواب بیان کرنے کو اوسی پڑوسی کے مکان پر گیا وہان ماتم برپا تھا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ رات کو کسی نے اوسے مار ڈالا حاکم نے اہل محلہ کو گرفتار کیا ہے۔ مین نے حاکم سے قصۂ خواب بیان کیا اوسنے سب محلے والون کو رہا کر دیا کذا فی شواھد النبوۃ۔

حکایت۔ ایک شخص شام مین تھا اوسکا منہ سور کا ہوگیا تھا لوگون نے اوس سے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مین علی مرتضیٰ پر ہر روز ہزار مرتبہ اور جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ لعنت کرتا تھا اور

اونکی اولاد کو بھی اسمین شریک کرلیتا تھا ایکبار سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ امام حسین آپ سے شکایت کرتے ہین
آنحضرت نے مجھ پر لعنت کر کے میرے منہ پر تھوک مارا جس مقام پر آپکا تھوک پڑا اوتنا مقام سوکھا سا ہوگیا کذا فی الصواعق المحرقہ

حکایت۔ بیہقی و ابن عساکر روایت کرتے ہین کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی تنخواہ امیر معاویہ کے یہان سے
ایک لاکھ درم مقرر تھے اتفاقاً ایک مرتبہ تنخواہ پہونچنے مین تاخیر ہوئی حضرت امام پر بڑی تنگی ہوئی
آپ فرماتے ہین کہ مین نے قلم دوات منگا کر ارادہ کیا کہ معاویہ کو اپنے حال سے مطلع کرون۔ اتنے مین
نیند آگئی۔ بحالت خواب دیکھا کہ سرور عالم فرماتے ہین اے فرزند تیرا کیا حال ہے۔ مین نے کہا خیریت
تو ہے مگر خرچ سے بالکل تہیدست ہون آپ نے فرمایا کیا تو نے ارادہ کیا ہے کہ اپنا حال مخلوق پر ظاہر کرے
مین نے کہا پھر کیا کرون آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِي
عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِي وَقَصُرَ عَنْهُ
عَمَلِي وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِمَّا
اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِي بِهٖ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ مین نے
اس دعا کو پڑھنا شروع کیا ایک ہفتہ نہین گذرا کہ معاویہ نے پندرہ لاکھ درہم مجکو بھیجے۔ مین نے کہا
شکر ہے خدا کا کہ یاد کرنے والے کو فراموش نہین کرتا اور دعا کرنے والے کو بے نصیب نہین رکھتا
بعد اس کے پھر مین نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اے فرزند تیرا کیا حال ہے
مین نے کہا خیریت ہے اور تاثیر دعا کی کیفیت عرض کی آپ نے فرمایا یہی حال اوس شخص کا ہے
جو خدا سے امید رکھتا ہے اور مخلوق سے ناامیدی کذا فی تاریخ الخلفاء والصواعق المحرقہ

حکایت حضرت ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ سر اور داڑھی خاک آلود ہے مین عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کو کیا ہوا آپ نے فرمایا ابھی قتلگاہ حسین مین گیا تھا۔ کذا فی سر الشہادتین والصواعق وماثبت بالسنۃ

حکایت ۔امام احمد و بیہقی ابن عباس سے روایت کرتے ہین اونہون نے کہا کہ دیکھا مین نے خواب مین
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر کے وقت بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ آپ کے ہاتھ مین ایک شیشی ہے جسمین
خون بھرا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ خون حسین اور اونکے ہمراہیون کا ہے آج صبح سے
مین اوسکو اوٹھاتا ہون۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین نے یاد رکھا اوس وقت کو
پھر جب خبر شہادت امام معلوم ہوئی حساب سے وہی دن ٹھہرا جس دن آپ کو دیکھا تھا کذا فی الصواعق وغیرہ

حکایت - ایک بڈھا لشکر عمر بن سعد مین صرف موجود ہی تھا اور اوسنے کچھہ بے ادبی امام کے ساتھہ نہین کی تھی مگر صرف موجودگی کے سبب سے اندھا کر دیا گیا - اوس سے دریافت کیا گیا کہ تو کیونکر اندھا ہوا جواب دیا کہ ایک مرتبہ مین نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلائی کھولے اور ننگی تلوار لیئے ہوئے ہین اور قاتلین امام مین سے دس آدمی ذبح کیئے ہوئے پڑے ہین - بعدہ مجکو گالی دینا اور لعنت فرمانا شروع کیا بسبب اسکے کہ مین قاتلین امام کی جماعت مین حاضر تھا - بعد ازان امام کے خون سے میری آنکھہ مین سرمہ لگا دیا اوسی وقت سے مین اندھا ہو گیا - کذا فی الصواعق

حکایت - ایک بڈھا بیان کرتا ہی کہ مین نے سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ آپکے سامنے ایک طشت خون سے بھرا رکھا ہے اور چند آدمی حضور مین حاضر کیئے گئے آپ نے سبھون کو خون لپیس دیا مین بھی حاضر کیا گیا مین نے عذر کیا کہ مین واقعۂ قتل امام مین حاضر نتھا آپ نے فرمایا ہر چند تو حاضر نہ تھا مگر تیری خواہش تھی کہ جاؤن یہ کہکر آپ نے اونگلی سے میری آنکھہ کی طرف اشارہ کیا صبح کو مین اندھا اوٹھا - کذا فی الصواعق -

حکایت - عامر بن سعد بجلی کہتے ہین کہ جب امام حسین شہید ہوئے سرور عالم نے مجسے خواب مین فرمایا کہ براء بن عازب سے میرا اسلام کہدے اور اطلاع کردے کہ قاتلین حسین دوزخی ہین - کذا فی نزل الابرار

حکایت - جریر بن حازم کہتے ہین کہ جب زید بن علی کو لوگون نے سولی پر چڑھایا تو ایک رات کو مین نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ اوسی سولی کو آکر لگائے فرما رہے ہین کہ لوگ میرے فرزندون کے ساتھہ ایسی بے اعتنائی کرتے ہین - کذا فی الصواعق -

فضل سادات

حکایت - خلیفہ مہدی عباسی نے ایک رات کو توال شہر کو طلب کیا وہ ڈرتا ہوا حاضر ہوا خلیفہ نے کہا میرے سر پر ہاتھہ رکھکر قسم کھا کہ جو مین تجسے کہون اوسکی تعمیل مین دیر نہو کو توال نے عرض کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میری یہ مجال نہین ہے کہ حضور کے سر پر ہاتھہ رکھون اور مین بندہ ہون جو حکم ہو فوراً بجا لاؤن خلیفہ نے کہا کہ تو اسی وقت قید خانہ جا اور فلان علوی کو تلاش کر کے قید سے رہا کر دے اور اوس سے دریافت کر کہ دو باتون مین سے ایک بات اختیار کرے - یا تو ہمارے پاس عزت وحرمت سے رہے یا اپنے گھر جاوے - اگر اپنے گھر جاوے تو اسکو اسقدر نقد دیدینا - کو توال کہتا ہی کہ مین نے نقد لیا اور قید خانہ گیا اوس علوی کو ڈھونڈھا جب اوسکا پتہ لگا تو وہ ایک نہایت دبلا آدمی تھا حکم خلیفہ سے اوسکو مطلع کیا اور دونون باتون مین سے ایک بات اختیار کرنے کو کہا اوس نے گھر جانا

قبول کیا مین نے وہ نقد اوسکو دیا اور کہا کہ تجکو اوسی کی قسم ہے جس نے تجکو اس قید سے
رہائی بخشی یہ بتا کہ خلیفہ نے تجکو کیون رہا کیا اوس علوی نے کہا کہ بخدا مین اسوقت سوتا تھا
خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجکو جگا رہے ہین اور فرماتے ہین
اے فرزند تیرے ساتھ لوگون نے ظلم کیا مین نے عرض کیا ہان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ نے فرمایا اُٹھ اور دو رکعت نماز پڑھکر یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوْتِ يَا سَامِعَ الصَّوْتِ
يَا نَاشِرَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔
پس مین نے اوٹھکر تعمیل ارشاد نبوی کی۔ مکرر یہ دعا پڑھتا رہا یہانتک کہ تو نے مجھے طلب کیا۔
کوتوال کہتا ہے کہ بعد اسکے مین خلیفہ کے حضور مین گیا اور اوس علوی کا قصہ بیان کیا خلیفہ نے
کہا واللہ اوس نے سچ کہا مین لیٹے بستر پر سوتا تھا خواب مین ایک زنگی کو دیکھا کہ ایک
ہتہیار لیے ہوئے میرے سر پر کھڑا کہہ رہا ہے کہ فلان علوی کو چھوڑ دے ورنہ تجکو مار ڈالون گا
اس سبب سے مین خوفناک بیدار ہوا اور تجکو طلب کر کے اوسکو رہا کر دیا۔ کذا فی بغیتہ ذوی الاحلام

حکایت - ابراہیم بن اسحق کوتوال بغداد کہتے ہین کہ ایک روز مین نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہین کہ قاتل کو قید خانہ سے رہا کر دے مین نہایت خوفناک جاگا اور لوگون سے
پوچھا کہ قید خانہ مین کوئی ملزم قتل کا بھی ہے لوگون نے کہا ہان ایک شخص ہے۔ کوتوال کہتے ہین کہ مین نے
اوسکو طلب کیا اور کہا کہ تو بتا پورا حال بیان کر اوس نے کہا کہ مین اوس گروہ مین سے ہون جو ہر رات کو
حرامکاری کیا کرتے ہین اور ایک بڑھی ہم لوگون نے مقرر کی ہے کہ عورتون کو حیلہ وبہانہ سے ہمارے پاس
لاتی ہے ایک روز وہ بڑھی ایک عورت بہت خوبصورت لائی ہم لوگون نے جیسے ہی اوسکو دیکھا
اوسکی خوبصورتی دیکھکر بیہوش ہوگئے اور وہ ہم لوگون کے خوف سے بیہوش ہوگئی۔ جب مجکو
ہوش ہوا مین نے اوسکو اوٹھا کر ایک کوٹھری مین لٹا دیا جب وہ ہوش مین آئی نہایت عاجزی
سے کہنے لگی اے شخص خدا کا خوف کر اور میرے دامن عصمت مین دہبہ نہ لگا۔ اس بڑھی مکار نے
مجکو یہ فریب دیا کہ ایک جوتا ایسا عمدہ میرے یہان ہے کہ دنیا مین اوسکا مثل نہین ہے مگر اوس کو
گھر سے باہر نہین نکالتی مین کمبخت اوس کے دیکھنے کی بہت شائق ہوئی اور اوس کے ہمراہ چلی آئی

حالانکہ مین سیدانی ہون - نانا میرے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور مان میری فاطمہ زہرا ہین خدا کیواسطے
مجکو اپنی پناہ مین رکھ - ملزم کہتا ہی کہ جب مین نے اوسکی یہ عاجزی سنی بڑا ترس آیا اور اپنے گروہ سے
کہا کہ خبردار اس عورت کی طرف بُری نگاہ سے ندیکھنا میرے گروہ والے مجھسے مخالف ہوکر سب کے سب
اوس عورت پر ٹوٹ پڑے اور مجھسے بدگمان ہوکر کہنے لگے کہ تو نے تو اکیلے مزہ لوٹا اب ہم لوگون کو روکتا ہی
جب مین سمجھا کہ یہ لوگ اس پارسا کی آبرو مٹانے پر تیار ہین تو غصہ ہوکر چھری لی اور اون سب سے تنہا
مین نے مقابلہ کیا یہانتک کہ مین زخمی ہوگیا - اون مین سے ایک مرد نے اوس عورت کو بے عزت کرنا چاہا
مین نے اوسکو مار ڈالا اور اوس عورت کو اشارہ کردیا کہ وہ نکل بھاگی - بعد ازان شور و ہنگامہ سُنکر
لوگ دوڑ پڑے - میرے ہاتھ مین چھری خون آلودہ اور اوس مقتول کو مردہ پاکر مجکو
گرفتار کرکے تیرے یہان لائے - کوتوال کہتے ہین کہ مین نے ملزم سے کہا کہ خدا و رسول کی راہ مین
مین نے تجکو رہا کردیا بعد اس کے وہ ملزم جملہ افعال قبیحہ سے تائب ہوا کذا فی بغیۃ ذوی الاحلام -

حکایت مرواح بن مقبل ایک سید حسنی قاہرہ مین رہتے تھے اونکی آنکھ مین بادشاہ
وقت نے سلائی پھروادی تھی اوس کے صدمہ سے اونکا دماغ پک اور پھول گیا اور بد بو کرا اوٹھا بیچارے
اندھے ہوگئے - آنکھین بہ گئین - بعد مدت دراز کے مدینہ منورہ گئے اور قبر شریف کے قریب کھڑے
ہوکر اپنا حال زار عرض کرنے لگے - جب سوئے خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ سرور عالم تشریف لاکر اونکی
آنکھون پر اپنا دست مبارک پھیر رہے ہین جب بیدار ہوئے اپنی آنکھون کو چنگا پایا - تمام
مدینہ مین شہرہ ہوگیا - جب قاہرہ گئے بادشاہ اون کی آنکھون کو درست پاکر بہت غصہ ہوا
اور اوس کے ذہن مین آیا کہ جلادون نے اونکی آنکھین نہین نکالین مجکو جھوٹھ خبر دیدی - جب
لوگون نے بیان کیا کہ یہان سے مدینہ منورہ تک یہ اندھے تھے تب بادشاہ کا غصہ مٹا اور نادم ہوا کذا فی الصواعق

حکایت - ایک بزرگ کہتے ہین کہ مدینہ منورہ مین ایک وقت اکثر اشراف مذہب باطل کی طرف
مائل ہوگئے مین نے اونسے بغض اختیار کیا - ایک رات کو مقابل روضۂ مبارک سوتا تھا خواب مین
دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مجھسے فرماتے ہین کہ تو میری اولاد سے بغض کیون رکھتا ہی
مین نے عرض کیا کہ میری کیا مجال ہے ہان صرف اون کے اعتقاد بد کی وجہ سے بغض رکھتا ہون آپنے
فرمایا فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ نافرمان لڑکا اپنے باپ ہی کیطرف منسوب ہوتا ہی - مین نے کہا سچ ہے

یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا پس یہ لوگ بھی مثل نافرمان فرزندون کے ہین۔ کذا فی الصواعق۔ مؤلف کہتا ہی کہ اس حکایت کا یہ منشا ہی کہ ہم عوام کو آل رسول کی تعظیم بسبب انتساب طرف آنحضرت کے لازم ہو اگرچہ بسبب بداعمالی و عقائد باطلہ کے وہ سزا پاوینگے۔ مگر کوئی یہ گھمنڈ نکرے کہ اولاد نبوی باوجود ارتکاب افعال قبیحہ عذاب الٰہی مین مبتلا نہوگی۔ بلکہ حضرت حسن بن حسن فرماتے ہین کہ بخدا مین ڈرتا ہون اس بات کو کہ اگر ہم اہل بیت سے کوئی گناہ کریگا تو اوسپر دوچند عذاب ہوگا اور قرآن پاک مین ارشاد ہے یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَالله اعلم

حکایت[۲۴] جمال الدین مرشدی اور شہاب الدین کورانی سے بعض اولاد تیمور لنگ نے بیان کیا کہ جب تیمور بیمار ہوا ایک مرتبہ دفعۃً اوسپر سختی ہوئی تمام چہرہ سیاہ ہوگیا بدن کا رنگ متغیر ہوگیا بعد ایک گھڑی کے افاقہ ہوا لوگون نے حال دریافت کیا تیمور نے کہا کہ اسوقت عذاب کے فرشتے میرے پاس آئے تھے اتنے مین حضرت سرور عالم صلعم تشریف لائے فرشتون سے فرمایا کہ تم چلے جاؤ یہ شخص میری اولاد سے محبت رکھتا تھا اور اون کے ساتھ سلوک کرتا تھا یہ سنتے ہی وہ فرشتے چلے گئے۔ کذا فی الصواعق

حکایت[۲۵] بعض صالحین نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم کے قریب تیمور لنگ بھی بیٹھا ہے۔ اونہون نے تیمور کو جھڑکا اور کہا اے دشمن خدا تیری یہ مجال کہ سرور عالم کے قریب بیٹھے اور ارادہ کیا کہ ہاتھ پکڑ کر نکالدین اتنے مین آنحضرت نے فرمایا کہ رہنے دو یہ شخص میری اولاد سے محبت رکھتا تھا۔ کذا فی الصواعق والنور المضیٔ۔

حکایت[۲۶] ابو جعفر قاضی کوفی کی یہ عادت تھی کہ جو شخص اولاد علی بن ابی طالب مین سے اون سے کوئی چیز طلب کرتا اگر قیمت دیتا تو لے لیتے ورنہ اپنے نوکرون سے کہدیتے کہ جو چیز مانگے دیدو اور حضرت علی کے ذمہ مطالبہ قیمت لکھ لو چند مدت اونکا یہی حال رہا۔ اتفاقاً بالکل محتاج و غریب ہوگئے ایک مسخرہ نے کہا کہ تمہارا علی جو تمہارا روپیہ چاہتا تھا کہان چلا گیا یہ سنکر ابو جعفر کو بڑی ندامت ہوئی اور بیچارے کھسیانے ہوگئے اسی رنج مین وہ مکان جاکر سو رہے۔ خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم وحسنین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور سرور عالم حسنین رضی اللہ عنہم سے پوچھتے ہین کہ تمہارا باپ کہان گیا۔ ناگاہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نمودار ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ مین حاضر ہون آپ نے فرمایا اے علی اس غریب کا قرضہ کیون نہین ادا کرتا حضرت علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ لایا ہون آپ نے فرمایا بھر دیدے۔

فوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک تھیلی ابو جعفر کے ہاتھ میں دی اور فرمایا یہ اوسکی قیمت ہے جو میری اولاد نے تجھسے اسباب لیا اور تو نے بلا قیمت اونکو دیدیا۔ بعدہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اے ابا جعفر اسکو لے اور اولادِ علی میں سے جو اسباب لینے آوے اوسکو دیدینا تو کبھی محتاج نہوگا ابو جعفر کہتے ہیں کہ جب میں جاگا تھیلی میری ہاتھ میں تھی میں نے اپنی زوجہ کو پکارا اور پوچھا کہ میں سوتا ہوں یا جاگتا۔ اوسنے کہا آپ جاگ رہے ہیں۔ تب مجکو اطمینان ہوا۔ بعد ازان دفتر باقیدار ان میں دیکھا کہ جو اولادِ علی رضی اللہ عنہ پر مطالبہ لکھا تھا وہ بالکل چھلا ہوا ہے گویا کچھ لکھا ہی نہ تھا۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۔ ایک شخص خراسان کا ہر سال حج کیا کرتا تھا جب مدینہ میں آتا طاہر بن یحیی مدنی کو دو اشرفی دیتا۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے خراسانی سے کہا کہ طاہر کو تو جو کچھ دیتا ہے وہ خراب کام میں خرچ کرتا ہے خراسانی نے اپنا معمول موقوف کر دیا یہانتک کہ دو سال گذرے۔ خراسانی کہتا ہے کہ جب تیسرے سال میں نے ارادۂ حج کیا ایک رات خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھپر غصہ ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو نے طاہر کے دشمنوں کے قول پر اعتماد کر کے اوسکی خدمت موقوف کر دی۔ تجکو لازم ہے کہ جسقدر تو نے اوسکو نہیں دیا وہ سب دے۔ جب میں بیدار ہوا بہت ڈرا اور فوراً چھ سو اشرفی لیکر مدینہ میں داخل ہوا اور طاہر کے مکان پر گیا۔ طاہر کے پاس بڑا مجمع تھا۔ مجکو دیکھتے ہی کہا اے خراسانی اگر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تجکو نہ بھیجتے اور غصہ نہوتے اور میری مدد کو نفرماتے تو تو کیون آتا تو نے ہمارے دشمنوں کے قول کا اعتماد کر لیا خیر جو چھ سو اشرفی میرے واسطے لایا ہی وہ لا۔ میں طاہر کا یہ کلام سنکر بہت ڈرا اور عرض کیا کہ واقعی یہی معاملہ ہے مگر یہ فرمائیے کہ آپ نے یہ سب حال کیسے جانا۔ طاہر نے کہا کہ جب تو نے میری خدمت موقوف کر دی مجکو بڑا رنج ہوا میں نے خواب میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجکو تسکین دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اوس خراسانی کو بہت ملامت کی ہے اور حکم دیا ہے کہ چھ سو اشرفی تجکو دے۔ خراسانی نے یہ سنکر اشرفیون کی تھیلی طاہر کی نذر کی اور ہاتھون کو بوسہ دیکر خطا معاف کرائی۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۔ علی بن عیسیٰ وزیر کا معمول تھا کہ اولادِ حضرت رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسقدر سلوک کرتا کہ ایک سال کے لیے جملہ ضروریات کو کافی ہوتا۔ ایک شخص حضرت موسی کاظم کی اولاد میں سے تھے اون کو پانچہزار درہم سالانہ دیا کرتا تھا ایک روز وزیر نے اوس شخص کو دیکھا کہ نشہ شراب میں سرشار منہ کے بل زمین پر نگونسار ہے وزیر نے اپنے آپ کو ملامت کی کہ ایسے بدکردار کو روپیہ دینا گناہ مول لینا ہی

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی ٭ بدولت تو گنہ میکند بانبازی ٭ اور غصہ ہو کر اوسکو بہت لعنت ملامت کی اور کہا کہ ہمارے پاس سے چلے جاؤ۔ خبردار اب منہہ نہ دکھانا وہ بیچارے ناامید ہو کر چلے گئے۔ وزیر کہتا ہی کہ اون کے جانے کے بعد رات کو مین نے خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بہت لوگ حضور کے پاس جمع ہین۔ مین نے قریب جانیکا ارادہ کیا آنحضرتؐ نے میری طرف سے مُنہ پھیر لیا اور غصہ ظاہر فرمایا مین نے عرض کیا یارسول اللہؐ مین آپ کا خادم خاص ہون پھر آپ مجھسے کیون ناخوش ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے میرے فلان فرزند کو کیون دھکارا اور اوسکی امید خاک مین ملادی مین نے التماس کیا یارسول اللہؐ چونکہ وہ شرابی ہے اسوجہہ سے مین نے یہ کام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو جو کچھ اوسکو دیتا تھا وہ میری وجہہ سے دیتا تھا یا اوس کی وجہہ سے۔ جب مین جاگا اوس شخص کو بلایا اور اوس سے عذر خواہی کر کے اوسکا سالانہ جاری رکھا۔ کذا فی البغیۃ

ف اس حکایت سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہیے کہ سادات کو ارتکاب کبائر جائز ہے کیونکہ اس سے صرف سلوک و احسان ساتھ اہل بیت رسالت کے کرنے کی ترغیب پائی جاتی ہی رہے اعمال من عمل صالحاً فلنفسہ و من اساء فعلیھا۔ اس مین کسی کا کسی پر جبر نہین۔

حکایت[٢٩] سید مطیر اولاد حضرت فاطمہؓ مین سے تھے وہ کبوتر اور ڑایا کرتے تھے جب وہ مر گئے تو ایک بزرگ نے اُنکے جنازہ کی نماز نہ پڑھی اسوجہہ سے کہ وہ کبوتر اوڑاتے تھے۔ وہ بزرگ کہتے ہین کہ رات کو مین نے خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے ہمراہ فاطمہؓ زہراؓ بھی ہین اور فاطمہؓ مجھسے بہت ناخوش ہین۔ مین نے بہت خوشامد کی۔ مگر حضرت فاطمہؓ متوجہ نہوئین اور فرمانے لگین کہ تو نے مطیر کے جنازہ پر نماز کیون نہ پڑھی جب مین بیدار ہوا پھر سادات کی تعظیم ہمہ وقت کرتا رہا کذا فی الصواعق **ف** یہ ارشاد محض بہ غرض خلوص و محبت اہل بیت تھا اسپر مغرور ہو کر منہیات کی اباحت کا فتوی نہ لگانا چاہیے کیونکہ سادات عظام ہی ہادی امت ہین اگر اونھین سے ایسے افعال سرزد ہونگے تو ہما و شما کا کیا ذکر ہے ٭ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ اس کے سوا یہ نکتہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے زہد و اتقا پر مغرور ہو کر دوسرے کو حقیر نہ سمجھے واللہ اعلم۔

حکایت[٣٠] سلیمان بن عبد الملک نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم مجھسے بہت خوش ہین اور مہربانی فرماتے ہین جب بیدار ہوا حسن بصریؓ سے تعبیر دریافت کی۔ اونھون نے کہا کہ شاید تو نے اولاد نبوی کے

ہمراہ کچھ نیکی کی ہے۔ سلیمان نے کہا صرف اسقدر کہ خزانہ یزید مین امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر ملا اوسکو مین نے کفن دیکر اور نماز پڑھکر دفن کردیا۔ حسن بصری نے فرمایا یہی باعث ہی کذا فی الصواعق

حکایت۔ حاکم نے ابی حبیب سے روایت کی ہی۔ وہ کہتے ہین کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین نے سلام کیا آپ کے پاس ایک طبق صیحانی کھجور سے بھرا ہوا رکھا تھا اوسمین سے اٹھارہ کھجور مجکو عطا فرمائین مین نے خیال کیا کہ شاید اسیقدر برس زندہ رہونگا۔ بعد بیس روز کے امام علی رضا مدینہ سے تشریف لائے اور جس مسجد مین مین نے آنحضرت کو خواب مین دیکھا تھا اوسی مین فروکش ہوئے لوگ آپ کی ملازمت کو دوڑے مین بھی گیا کیا دیکھتا ہون کہ جس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین بیٹھے ہوئے پایا تھا اوسی مقام پر آپ بیٹھے ہین اور آپ کے روبرو ایک طبق صیحانی کھجور کا رکھا ہے مین نے سلام کیا۔ آپ نے قریب بلایا اور ایک مٹھی کھجور مجکو دی مین نے شمار کیا تو وہی اٹھارہ کھجور تھین جو خواب مین دیکھا تھا۔ مین نے عرض کیا کچھ اور زیادہ دیجیے آپ نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ دیتے مین بھی زیادہ دیتا کذا فی الصواعق

حکایت۔ سید حمزہ ایک لاکھ سپاہ کے مالک تھے ایک مرتبہ خواب مین سرور عالم نے فرمایا ای فرزند اسقدر خزانہ و مال و سپاہ تو نے جمع کیا ہی اسکو جہاد مین صرف کر۔ جب سید حمزہ بیدار ہوئے فوراً عازم ہندوستان ہوکر جہاد کیا اور خود بھی سنگلدیپ مین شہید ہوئے کذا فی منبع الانساب

حکایت۔ سید قطب الدین مدنی عرب سے سیر کرتے ہوئے قصبہ کڑا مین داخل ہوئے وہان کے باشندگان ہنود نے آپ کو اذیت دی اور رہنے نہ دیا آپ سخت مغموم مدینہ منورہ واپس گئے سرور عالم نے خواب مین فرمایا ای فرزند تو بادشاہ غزنی کے پاس جا اور اوسکی مدد سے جہاد کر تو فتح پاویگا جب بیدار ہوئے غزنی مین پہونچکر لشکر سلطانی لیکر کڑے مین داخل ہوئے اور فتح نصیب ہوئی۔ کذا فی الملفوظات القطبیہ

حکایت۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے ابا حنیفہ تو نے یہ مسئلہ کیسا بنایا ہے کہ جو کوئی نماز کے بیچ کے قعدہ مین میرے اوپر درود بھول کر پڑھے اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا امام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس لیئے کہ آپ پر بھول کر درود پڑھنا بے ادبی ہے آنحضرت نے یہ جواب پسند کیا کذا فی بحر الرائق قالہ الطحطاوی

حکایت۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مین نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حوض کوثر پر جلوہ فرما ہین اور آپ کے داہنی طرف حضرت ابراہیم اپنا رخسارہ آپ کے سینہ مین لگائے ہین پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا یہان تک کہ سترہ بزرگون کو دیکھا اور بعض ہمسایون کو دیکھا کہ حوض کے آگے ہین اون کے سامنے پانی پینے کا برتن رکھا ہے مین نے اونسے پانی مانگا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلون بعد دریافت اجازت ہوئی مجکو ایک پیالہ حوض کے پانی کا ملا مین نے پیا اور دوستون کو پلایا مگر اوس پیالہ کا پانی ایک پور بھی کم نہوا وہ پانی دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ سرد اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا - کذا فی خیرات الحسان -

حکایت - فضل بن خالد کہتے ہین کہ مین نے سرور عالم سے خواب مین عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابو حنیفہ کے علم کے بارہ مین کیا ارشاد فرماتے ہین آپ نے فرمایا وہ ایک ایسا علم ہے کہ تمام آدمی اوسکے محتاج ہین - کذا فی الخیرات الحسان

حکایت - مسند بن عبد الرحمن بصری کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین قبل فجر درمیان رکن و مقام ابراہیم کے سو گیا خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس مرد کے حق مین کیا ارشاد فرماتے ہین جو نعمان بن ثابت کوفہ مین ہے کیا اوسکا علم حاصل کرون فرمایا اوسکا علم حاصل کر اور اوسکے موافق عمل کر وہ یعنی نعمان بن ثابت بہت اچھا مرد ہے مسند کہتے ہین جب مین بیدار ہوا لوگون کو زبردستی نعمان کے علم کی طرف متوجہ کیا - کذا فی الخیرات الحسان -

حکایت - امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے شروع مین گوشہ نشینی و خلوت گزینی اختیار کی ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین اے ابا حنیفہ حق تعالی نے مجکو محض میری سنت زندہ کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے لہذا قصد گوشہ گیری کا نکر - کذا فی معدن الیواقیت الملتمعة

حکایت - بعض حنابلہ نے خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مذہب کے باب مین ارشاد فرمایئے آپ نے فرمایا مذہب تین ہین مین نے گمان کیا کہ مذہب ابی حنیفہ کا نکال ڈالین گے اسلیے کہ وہ صاحب قیاس ہین اجدہ آپنے شمار فرمایا اور کہا کہ ابو حنیفہ و شافعی و احمد کا پھر فرمایا کہ مالک یعنی مذہب چار ہین - کذا فی الخیرات الحسان -

حکایت - دیلمی نے ابو جعفر قاینی سے روایت کیا کہ مین نے ایک مرتبہ خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بہت مسائل دریافت کیے منجملہ اوسکے مین نے پوچھا کہ امامون کا اختلاف کیسا ہے آپ نے فرمایا ہر امام اپنے اجتہاد مین سچا ہے پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک سب مجتہد سچے ہین مگر حق ایک مین منحصر ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک سب مجتہد سچے ہین اور خطا کرنے والے بھی ہین مگر وہ خطا معاف ہے آپ نے فرمایا اگرچہ ابو حنیفہ و شافعی رضی اللہ عنہ کے قول مین اختلاف لفظی ہی مگر معنی متحد ہین پھر مین نے عرض کیا یارسول اللہ ان دونون امامون مین کسکی تقلید زیادہ عمدہ ہی آپ نے فرمایا دونو حق پر ہین کذا فی الخیرات الحسان

حکایت ۴۱ - ازہر بن کیسان کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پیچھے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہین مین نے اون دونون سے عرض کیا کہ مجکو کچھ آنحضرت سے سوال ہے اون صاحبون نے فرمایا پوچھ لو مگر آواز بلند نکر۔ مین نے پوچھا یارسول اللہ ابو حنیفہ کا علم کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ علم خضر سے نکلا ہی کذا فی الخیرات الحسان

حکایت ۴۲ - سہیل بن مزاحم نے خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ کا زمان فیض اقتران گزر چکا اب امور دین مین اگر کوئی مشکل پڑے تو ہم لوگ کس سے دریافت کرین آپ نے فرمایا جو مشکل تمکو پیش آوے وہ مالک بن انس سے دریافت کرلو کذا فی حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفہانی

حکایت ۴۳ - ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم مسجد مین جلوہ فرما ہین اور آپ کے گرد لوگ بیٹھے ہین اور امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ آپ کے روبرو ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم امام مالک رضی اللہ عنہ کو مسک خالص مٹھی بھر بھر کر عنایت فرماتے ہین اور امام مالک اوسکو لوگون پر چھڑکتے ہین - کذا فی حلیۃ الاولیاء۔

حکایت ۴۴ - محمد بن رمح مصری نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب مین عرض کیا کہ ہمکو تمین اختلاف ہے کہ امام مالک ولیث بن سعد مین کون افضل ہی اور کسکو زیادہ علم ہی آپ نے فرمایا مالک میری تخت کا وارث ہی

حکایت ۴۵ - محمد بن ربیع کہتے ہین کہ مین کم عمری مین اپنے باپ کے ہمراہ حج کو گیا مسجد نبوی مین بحالت خواب دیکھا کہ سرور عالم ؐ ابی بکر و عمر ؓ پر تکیہ لگائے مرقد سے نکلے مین نے ادب سے سلام کرکے عرض کیا یارسول اللہ کہان کا عزم ہے فرمایا کہ مالک کے لیے ایک سڑک بنائی گئی ہے - جب مین جگا امام مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا دیکھتا ہون کہ لوگ مجتمع ہین اور امام مالک ؓ نے اون کے واسطے موطا نکالا ہے - کذا فی التعلیق الممجد لشیخنا محمد عبد الحی المرحوم اللکنوی

حکایت - محمد بن سری سے منقول ہی کہ اونھون نے ایک مرتبہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجکو ایسی حدیث بتائیے کہ لوگون کو سناؤن آپ نے فرمایا اے محمد
مین نے مالک کے پاس ایک ایسا خزانہ پہونچایا ہی کہ وہ تم لوگون پر تقسیم کریگا اور وہ خزانہ موطا ہے
بعد قرآن موطا سے زیادہ کوئی کتاب صحیح نہین ہی اوسکو سن اور نفع حاصل کر - کذا فی التعلیق الممجد

فضائل امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

حکایت - متوکل باللہ عباسی نے ایک مرتبہ سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرما رہے ہین ای ذکو محمد بن
ادریس شافعی خدا کی رحمت کی طرف گیا اور عمدہ علم چھوڑ گیا اوسکی اتباع کرو تو ہدایت پاؤگے - کذا فی تاریخ الخلفا

حکایت - امام شافعی رح نے ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ سید عالم پوچھتے ہین
اے لڑکے تو کس گروہ مین سے ہی امام شافعی رح نے عرض کیا آپ ہی کے گروہ مین سے ہون آنحضرت نے قریب
بلاکر اپنا لعاب دہن امام کے منہ مین ڈالا اور فرمایا جا اللہ تجکو برکت دے - قالہ الیافعی والولی الخطیب فی الاکمال -

حکایت - امام شافعی کہتے ہین مین نے لڑکپن مین خواب دیکھا کہ سرور عالم کعبہ مین نماز پڑھا رہے ہین جب نماز سے فارغ ہوئے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجکو کچھ تعلیم فرمائیے آپ نے ایک ترازو عطا فرمائی اور کہا یہ تیرے واسطے ہے - کذا فی الاکمال

فضائل امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ

حکایت - یحیی بن معین کہتے ہین کہ مین بقصد حج مدینہ تک آیا زیارت سے فارغ ہوکر
مکہ معظمہ کا قصد کیا پہلی منزل مین خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرما رہے ہین
اے ابا زکریا ہمارے پاس سے کہان جاتا ہے مین فوراً مدینہ منورہ واپس آیا - کذا فی بستان المحدثین

حکایت - بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم فرما رہے ہین تجکو کیا ہوا ہے جو فقہ شافعی مین مشغول ہے اور میری
کتاب کو چھوڑ دیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم آپکی کتاب کون ہی
ارشاد ہوا میری کتاب صحیح بخاری ہی - کذا فی الحجۃ البالغہ والانصاف والاکمال وبستان المحدثین

حکایت - نجم بن فضیل نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے محمد بن
اسمعیل بخاری ہین اور جہان قدم نبوی پڑتا ہے وہان امام بخاری قدم رکھتے ہین - کذا فی الاکمال -

حکایت - عبد الواحد بن آدم کہتے ہین مین نے ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ سرور عالم مع
ایک جماعت کے کھڑے ہوئے کسی کے منتظر ہین مین نے بعد سلام عرض کیا آپ کس کے منتظر ہین آپ نے
فرمایا محمد بن اسمعیل (بخاری) کا انتظار کر رہا ہون بعد چند روز کے خبر وفات امام بخاری

معلوم ہوئی جب شمار کیا گیا تو وہی وقت وفات تھا جب کہ مین نے خواب دیکھا تھا کذا فی الاکمال

فضیلت ابو داؤد

حکایت - حسن بن محمد رازی نے ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین جو شخص میری سنت پکڑنا چاہے وہ سنن ابی داؤد پڑھے - کذا فی البستان -

فضیلت جنید

حکایت - ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ جنید بغدادی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہین ایک شخص نے کوئی مسئلہ آنحضرت صلعم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا جنید سے دریافت کرو انھون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ موجود ہین تو دوسرے سے کیون پوچھون ارشاد ہوا کہ تمام انبیا کو اپنی اپنی امت پر فخر ہے اور مجکو جنید پر

فضیلت بشر حافی

حکایت - بشر حافی نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اے بشر تو جانتا ہے کہ خدا نے تجکو یہ مرتبہ کیون عطا فرمایا بشر نے کہا نہین آپنے فرمایا تو نے میری سنت کی پیروی اور صلحا کی حرمت اور برادران دین کی خیر خواہی اور میرے اصحاب و آل کی محبت کی اسلئے تجکو مقام ابرار عطا ہوا

فضائل امام غزالی

حکایت - ابو الحسن شاذلی نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت حضرت موسی و عیسی سے فرماتے ہین بھلا تمھاری امت مین بھی کوئی عالم مثل اس شخص (یعنی غزالی) کے پیدا ہوا ہے ان دونون نے فرمایا نہین - کذا فی حیوۃ الحیوان

حکایت - شیخ ابو الحسن بن خازم مغربی نے کتاب احیاء العلوم کے حق مین فتوی دیا کہ یہ کتاب خلاف سنت ہے اور باتفاق رائے بادشاہ وقت احیاء العلوم کی سب جلدین یکجا کرکے تمام علماء ظاہر سے مشورہ کیا سب علماء متفق ہوئے کہ احیاء العلوم قابل جلا ڈالنے کے ہے اور یہ صلاح ٹھہری کہ کل بعد نماز جمعہ مجمع عام مین جلائی جاوے جب رات ہوئی ابن خازم نے خواب مین دیکھا کہ ایک مسجد جامع مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہم جلوہ فرما ہین اور تمام مسجد مین نور پھیلا ہے پھر امام غزالی آئے جیسے ہی مجکو دیکھا ایک چیخ مار کر کہا یا رسول اللہ یہ (یعنی ابن خازم) میرا دشمن ہے اور نسخہ احیاء العلوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کرکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن خازم گمان کرتا ہے کہ مین نے یہ کتاب آپ کی سنت کے مخالف لکھی ہے آپ ملاحظہ فرما لیجیے اگر واقعی خلاف ہو تو مین توبہ کرون اور اگر صحیح ہو تو میری فریاد رسی کیجیے اور ابن خازم کو سزا دیجیے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احیاء العلوم اول سے آخر تک دیکھی اور فرمایا یہ تو بہت عمدہ ہے پھر ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہم نے دیکھا اور کہا واللہ بہت عمدہ ہے

بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف بنظر غضب دیکھکر حکم دیا کہ یہ شخص ننگا کیا جاوے مین ننگا کیا گیا اور میرے اوپر کوڑے پڑنے لگے جب مین بیتاب ہونے لگا تب ابو بکر صدیق رضؓ نے التجا کی یا رسول اللہ ابن خازم نے یہ خطا نفسانیت سے نہین کی بلکہ آپ کی سنت کی تعظیم کی وجہ سے کی یہ سنکر امام غزالی نے میری خطا معاف کی تب کوڑے پڑنا موقوف ہوئی۔ ابن خازم کہتے ہین کہ جب مین جاگا پچیس دن میرے بدن مین درد رہا بعدہ پھر خواب دیکھا کہ آنحضرت میرے مقام درد پر اپنا دست مبارک مل رہے ہین اور میری توبہ قبول فرمائی ہے جب مین جاگا تو درد دفع ہو گیا اور احیاء العلوم جو مطالعہ کی تو اوسمین کوئی بات خلاف سنت نہ معلوم ہوئی۔ شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہین کہ جب ابن خازم کی وفات ہوئی تو اون کوڑون کا نشان اونکے بدن پر موجود تھا۔ کذا قالہ الیافعی

حکایت ۹ - شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی سے ایک بزرگ کو کچھ ملال تھا ایک رات کو اوس بزرگ نے آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ بجھہ غصہ مین جاگ گر فوراً سعدی کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنا قصور معاف کرایا۔ کذا فی نفحات الانس

حکایت ۱۰ - قاضی عیاض کے بھتیجے نے خواب مین دیکھا کہ ایک سونے کے تخت پر سید عالم اور قاضی عیاض بیٹھے ہین اور قاضی عیاض فرماتے ہین اے عزیز کتاب شفا بتعریف حقوق المصطفیٰ کو خوب مضبوط پکڑ اور اوسپر تمسک کر یعنے یہ قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بوجہ تصنیف کتاب شفا حاصل ہوا۔ کذا فی البستان

حکایت ۱۱ - حمزہ بن حبیب زیات قاری نے خواب مین سرور عالم کے حضور مین کچھ قرآن پڑھا آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح تو نے اسوقت پڑھا اسی طرح میرے اوپر نازل ہوا ہے۔ کذا فی نفحات الانس

حکایت ۱۲ - ایک بزرگ کہتے ہین کہ حضرت شبلی ایکدن ابو بکر مجاہد کے پاس آئے ابو بکر مجاہد تعظیم کیلئے کھڑے ہوگئے اور معانقہ کرکے شبلی کی دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا مین نے مجاہد سے کہا آپ نے شبلی کی اسقدر تعظیم کی حالانکہ تمام اہل بغداد ان کو دیوانہ کہتے ہین مجاہد نے کہا مین نے شبلی کی تعظیم صرف باتباع سید عالم کی ہے ایک مرتبہ مین نے خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے حضور مین شبلی حاضر ہوئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھکھڑے ہوئے اور بغلگیر ہو کر اون کی پیشانی مین بوسہ دیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ شبلی کی آپ اس قدر تعظیم کرتے ہین آپ نے فرمایا ہان اسلیئے کہ بعد ہر نماز کے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

فضائل کتاب شفا قاضی عیاض

فضیلت حضرت شبلی

پڑھتا ہے اوسکے بعد درود بھیجتا ہے۔ کذا فی المرج البحرین وجذب القلوب ومدارج النبوۃ

حکایت ۶۳ - ابوبکر کتانی کو لوگ شاگرد مصطفےٰ کہتے تھے اسلیے کہ وہ اکثر خواب مین سرور عالم سے مسایل دریافت کرتے تھے اور جواب شافی پاتے تھے ایکمرتبہ خواب مین دیکھا کہ آنحضرت فرماتے ہین جو شخص ہر روز چالیس بار یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت پڑھے اوسکا دل مردہ نہوگا۔ کذا فی نفحات الانس

حکایت ۶۴ - ابراہیم رومی نے ایکمرتبہ خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ سے فرماتے ہین اے علیؓ سلامتی دین وصحت ایمان گوشہ نشینی مین ہے تو اسکو لیکر لے۔ کذا فی طرب الاماثل

حکایت ۶۵ - حضرت مولانا زین الدین ابوبکر کہتے ہین کہ ایکمرتبہ مین ابونصر سراج کے مزار پر سوتا تھا خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہین اے زین الدین کل طوس مین تجکو ایک برہنہ فقیر ملیگا اوسکی بڑی تعظیم کرنا لیکن سجدہ نکرنا صبح کو مین طوس گیا محمود طوسی مجذوب برہنہ ملے مجکو دیکھتے ہی کمل کے اندر گھس رہے مین اون کے قریب گیا وہ میری تعظیم کے لیے کھڑے ہوگئے اور اپنے تئین ملامت کرکے اپنے نفس کو کہنے لگے اے بے ادب محمود تو نے ایسے شخص کی تعظیم نکی جسکی ملاقات کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ابونصر سراج کے مزار پر تشریف لائے اور تیرے نشان سے مطلع کیا اور اوس سے فرشتے شرم کرتے ہین مین نے محمود پر سلام کیا محمود نے جواب سلام دیکر کہا آپ شہر دوبار کو جاوین وہان کے اولیاء اللہ آپ کے قدوم کے منتظر ہین۔ کذا فی نفحات الانس۔

حکایت ۶۶ - شیخ سعد الدین خیرآبادی خلیفہ حضرت شاہ مینا لکھنوی نے شرح کافیہ تصنیف کی دہلی مین ایک صدر الصدور بڑا نامی عالم تھا اوس نے ارادہ کیا کہ شرح کافیہ سعد الدین کو رد کرے جب شیخ سعد الدین کو معلوم ہوا اپنے مرید خاص مخدوم شیخ صفی کو حکم دیا کہ تم جاکر اوس صدر الصدور سے بحث کرو شیخ صفی نے عذر کیا کہ باعتبار علم اوسکا مقابلہ دشوار ہے شیخ سعد الدین نے فرمایا کہ تمہاری مدد ارواح طیبات کرینگی یہ سنکر شیخ صفی عازم دہلی ہوئے۔ جب صدر الصدور سے ملاقات ہوئی فوراً اوسنے قدمونپر گر کر معافی چاہی اور عرض کیا کہ آج رات کو خواب مین مجھسے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے سعد کو رنج نہ دے ورنہ اوس نے تیرے ہلاک کے لیے ایک شیر نر روانہ کیا ہے اور تمام المومنون کی ارواح اوسکی مدد کو تیار ہین اگر تو اپنی خیریت چاہے تو فوراً توبہ کر یہ خواب بیان کرکے صدر الصدور نے کہا کہ مین توبہ کرچکا ہون اب میری خطا شیخ سعد الدین سے معاف کرا دیجیے۔ کذا فی تاریخ الصفی

فضیلت عمر بن عبد العزیز

حکایت [۲۷] - ایک صالحہ نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے داہنے بائین دو شخص ہین اور ایک شخص آپ کی گود مین ہین اتفاقاً میمون بن مہران کو دیکھا اون سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس کون کون ہی میمون نے کہا داہنی طرف ابوبکرؓ اور بائین طرف عمرؓ اور گود مین عمر بن عبد العزیز ہین - کذا فی حکایات الصالحین

فضیلت ابو جعفر منصور دوانقی

حکایت [۲۸] - خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے خواب مین دیکھا کہ مین حرم کعبہ مین ہون اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اندرون کعبہ جلوہ فرما ہین ایک منادی نے پکارا کہان ہی عبد اللہ پس میرا بھائی ابو العباس حاضر ہوا اور حضور مین حاضر ہو کر واپس آیا اوس کے ہمراہ ایک نیزہ سیاہ پھریرے کا تھا بعدہ پکار ہوئی کہان ہے عبد اللہ پس مین حضور مین گیا دیکھا کہ آپ کے قریب ابوبکر و عمر و بلال رضی اللہ تعالی عنہم بیٹھے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابا جعفر میری امت کے ہمراہ نیکی کرنا پھر اپنے دست مبارک سے میرے سر مین تیئیس [۲۳] پیچ کا عمامہ باندھا اور فرمایا تو قیامت تک ابو الخلفاء ہے - کذا فی تاریخ الخلفاء

فضیلت عمر بن عبد العزیز

حکایت [۲۹] - بعض صالحین کہتے ہین کہ تین سال تک مین خدا سے دعا کرتا رہا کہ مجکو حج نصیب ہو ایک مرتبہ مین نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ مجکو حج کی تاکید فرماتے ہین مین نے عذر کیا کہ میرے پاس خرچ نہین ہے پھر دوسری اور تیسری مرتبہ ایسا ہی خواب دیکھا جب مین نے عذر بیان کیا تو ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر مین فلان مقام کھود وہان تیرے باپ دادا کی ایک زرہ ہے مین نے فجر کی نماز پڑھکر وہ مقام کھودا ایک زرہ پائی اوسکو چار سو درہم کو بیچا اور حج کو گیا بعد ادائے حج مدینہ منورہ گیا وہان پھر خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا خدا نے تیری کوشش قبول فرمائی اب عمر بن عبد العزیز کے پاس جا کر کہہ کہ رسول اللہ فرماتے ہین میرے یہان تیرے تین نام ہین عمر - وامیر المومنین وابو الیتامیٰ جب مین جاگا اپنے قافلے والون سے کہا کہ تم لوگ جاتے جاؤ مین ملک شام جاؤنگا بعدہ شامی قافلہ کے ہمراہ ہو لیا جب عمر بن عبد العزیز کے دربار مین گیا پورا واقعۂ خواب بیان کیا عمر بن عبد العزیز نے چالیس اشرفیان مجکو دینا چاہین مین نے کہا واللہ مین رسول اللہ کے پیغام پہونچانیکی مزدوری کچھ نہ لونگا بعدہ رخصت ہوا میری رخصت کیلئے امیر المومنین پھاٹک تک آئے اور آنکھون مین آنسو بھر لائے - کذا فی البغیہ

سلطان محمود غزنوی

حکایت-ایک رات سلطان محمود غزنوی کی سواری نکلی آگے روشنی
تھی مدرسہ مین ایک طالب علم کو دیکھا کہ کتاب یاد کر رہا ہے جب کتاب دیکھنے کی ضرورت
ہوتی کسی دوکان کی روشنی سے اپنا مقصد پورا کرتا سلطان کو اوسپر رحم آیا اور اوسکے
لیے روشنی کا انتظام کرا دیا- اوسی رات خواب مین دیکھا کہ سرورعالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین
یا ابن امیر ناصر الدین اعزک اللہ فی الدارین کما اعززت ورثتی یعنی اے امیر ناصر الدین
کے بیٹے خدا تجکو دنیا و آخرت مین معزز کرے جیسا تو نے میرے ورثہ کو عزت دی کذا فی تاریخ محمد قسم فرشتہ

حکایت-سلطان نورالدین شہید محمود بن زنگی نے ایک ہی رات کو تین مرتبہ خواب مین
دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم دو شخصون کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہین کہ جلد مجکو
ان دونون کے شر سے بچا-سلطان نے بعد بیداری غور کیا خیال مین آیا کہ شاید مدینہ منورہ مین
کوئی واردات ہوئی اوسی وقت پچھلی رات کو سلطان مع مال کثیر اور بیس سوارون کے جانب
مدینہ چل کھڑا ہوا سولھوین دن مدینہ پہونچکر حکم دیا کہ جملہ ساکنین و واردین مدینہ میرے پاس آوین
سب لوگ آئے اور انعام لے گئے مگر اون دونون شخصون کو جنکی طرف خواب مین اشارہ ہوا تھا
نپایا تب لوگون سے دریافت کیا کہ بھلا کوئی مدینہ والون مین باقی تو نہین رہا لوگون نے کہا نہین
صرف دو شخص مغربی جو بظاہر صالح و بزرگ ہین اور ہمہ وقت عبادت آلٰہی مین مصروف رہتے ہین
اون کو طمع انعام کی نہین ہے باقی ہین-سلطان نے حکم دیا کہ وہ دونون بھی حاضر ہون وہ
حاضر کیے گئے سلطان نے جو دیکھا تو اون دونکو اوسی صورت و حلیہ سے پایا جو خواب مین دیکھا تھا
سلطان نے پوچھا تم دونون کہان ٹھہرے ہو اونھون نے کہا اوس رباط مین جو قریب حجرۂ شریفہ ہے
سلطان اون کو اپنے خیمہ مین ٹھہرا کر اوس رباط مین گیا دیکھا کہ دو قرآن مجید طاق پر رکھے ہین اور
چند کتابین نصیحت و تصوف مین اور تھوڑا مال ایک کنارہ پر ہی (اوس مال سے مدینہ والونکو دیتے تھے)
اور ایک چٹائی اون کے لیٹنے کی جگہہ پر پڑی ہے سلطان نے چٹائی ہٹائی تو دیکھا کہ ایک سرنگ
قبر شریف کی جانب کھدی ہوئی ہے اور گھر مین ایک کنوان ہی جو مٹی سرنگ سے نکلی ہی اوسمین ہے
سلطان یہ سب دیکھکر واپس آیا اور بڑی تہدید و سختی کے بعد اون دونون مغربیون نے بیان کیا کہ ہم
نصرانی ہین-نصاریٰ نے ہم کو بھیجا ہی تا کہ کسی حیلہ سے جسد نبوی کو نکال کر بے ادبی کرین جسکا کہ ہم

سمجھتے تھے کہ آج جسد نبوی نکال لیں گے اوسی رات سے ابر و باران و زلزلۂ عظیمہ شروع ہوا اب حضور نے گرفتار کر لیا یہ واقعہ سنکر سلطان پر عجب حالت طاری ہوئی اور بہت رویا۔ بعدہ متصل روضۂ نبویہ اون دونون کو قتل کر کے اون کی لاشون کو جلوا دیا اور گرد مزار شریف سیسہ گلوا دیا۔ کذا فی جذب القلوب

حکایت۔ شمس الدین التمش کو مدت سے یہ خیال تھا کہ دہلی کے گرد ایک حوض بنوا دے ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم گھوڑے پر سوار ایک مقام پر کھڑے ہین اور فرماتے ہین اے شمس الدین جس مقام پر مین کھڑا ہون وہان حوض تیار کر شمس الدین بیدار ہو کر بہت خوش ہوا اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے حضور مین کہلا بھیجا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہی اگر حکم ہو تو حاضر ہو کر عرض کرون۔ حضرت صاحب کو بزور باطن سب حال خواب کا معلوم ہو چکا تھا آپ نے جواب کہلا بھیجا کہ جس مقام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تمھی بتلایا ہی وہان چلتا ہون تو بھی بہت جلد وہان حاضر ہو شمس الدین یہ سنکر اوسی مقام پر پہونچا دیکھا کہ جس مقام پر آنحضرت ؐ جلوہ فرما تھے اوسی مقام پر حضرت قطب الدین بیٹھے ہین اور سرور عالم ؐ کے گھوڑے کی ٹاپ کا نشان ظاہر ہوتا تھا بعد تھوڑی دیر کے اوسی مقام سے پانی چمکا یا۔ شمس الدین نے اوسی جگہہ پر حوض بنوایا اور گھوڑے کی ٹاپ کے نشان پر گنبد عظیم تعمیر کیا۔ کذا قالہ محمد قاسم فرشتہ

حکایت۔ ابو اسحق ابراہیم گازرونی نے ایک مرتبہ خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ تصوف کیا چیز ہے آپ نے فرمایا دعوے کا ترک کرنا اور باطن کا چھپانا ہی پھر پوچھا توحید کیا چیز ہے آپنے فرمایا۔ جو تیرے دل مین آوے اور خیال مین سماوے اوس کے خلاف خداوند عالم ہے۔ توحید یہ ہے کہ خدا کو شک و شرک و معطل ہونے سے منزہ سمجھے۔ پھر پوچھا عقل کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا ادنیٰ عقل یہ ہو کہ ترک دنیا کرے اور اعلیٰ یہ ہے کہ خدا کی ذات مین سوچ بچار نہ کرے۔ کذا فی نفحات الانس۔

حکایت۔ ابو جعفر صیدلانی کہتے ہین کہ اوائل زمانہ مین مین نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ایک مقام پر آپ جلوہ فرما ہین اور ایک جماعت مشائخ کی گرد اگرد آپ کے بیٹھی ہے آپ نے آسمان کی طرف نگاہ کی فوراً آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک فرشتہ نے طشت و ابریق لا کر ہر شخص کے آگے رکھا ہر شخص نے ہاتھ دھویا جب میری باری آئی لوگون نے کہا طشت وغیرہ لیجاؤ یہ اون

تھا اس کا نقص ... (حاشیہ)

گروہ سے نہین ہی وہ سب چیزین آسمان پر اوٹھ گئین مین نے سرورِ عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ مزور ہی کہ مین
اس گروہ مین سے نہین ہون مگر آپ جانتے ہین کہ اوس گروہ کو مین دوست رکھتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو اُن لوگون کو دوست رکھتا ہی وہ اون مین داخل ہی فور آطشت پھر لایا گیا مین نے ہاتھ دھویا
آنحضرت ؐ مجکو دیکھتے تھے اور تبسم فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمکو دوست رکھتا ہی تو ہم مین ہی ۔ کذا فی النفحات

حکایت ۔ ایک بزرگ نے خواب مین سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین کس گروہ کی صحبت
اختیار کرون آپ نے فرمایا اون لوگونکی جو مہمان ہوتے ہین اور میزبان نہین ہوتے ہین مراد اوس سے فقرا ہین ۔ کذا فی النفحات

حکایت ۔ امام ابو عبد اللہ یافعی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مینے خواب دیکھا کہ ایک جماعت صالحین کی ہی
اوسمین مین بھی بیٹھا ہون ناگہان حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مثل بدر طالع کے تشریف لائے اور
کوئی چیز اپنی چادر مین لئے ہوئے اوس جماعت کو دے رہے ہین مین نے جو خیال کیا تو کچھ سبز فواکہات
کی قسم مین سے تھا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم میرا حصہ بھی عطا ہو
حضور نے اشارہ کیا کہ میرے پیچھے چلا آ مین آپ کے پیچھے ہو لیا ۔ ایک مکان مین داخل ہوئے اور وہان سے
ایک محراب کی طرف چڑھے ۔ مین بھی چڑھا کیا دیکھتا ہون کہ اوسی محراب مین وہ فواکہات رکھے ہین سرورِ عالم نے
دو چنگل اون فواکہات مین سے مجکو دیے اور اوسی محراب مین مجکو دو سبحہ رکھی ہوئی معلوم ہوئین ۔ کذا فی النزھۃ

حکایت ۔ ایک بی بی نے سرورِ عالم ؐ کو خواب مین دیکھا اور بہت دیر تک ہمکلام رہین آخر کو (جسکو عرف مین تسبیح کہتے ہین ۱۲)
عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کی جدائی نہین چاہتی سرورِ عالم ؐ نے تھوڑی مٹی سفید دیوار قبلہ سے لی اور
بائین ہاتھ پر رکھی بعدہ داہنے ہاتھ سے زمین کھودی اوس سے چشمہ ظاہر ہوا آپنے پانی سے مٹی کو سان کر
اوس بی بی کے سبحہ مین لگایا اور وہی سبحہ لیکر اپنے جسم پر رکھا ایک کنارہ سینہ پر اور ایک کنارہ چہرہ
مبارک پر بعدہ وہ سُبحہ اوس بی بی کو عطا فرمایا اور کہا کہ اگر تو میرا فراق نہین چاہتی تو اس
سُبحہ سے مفارقت نکرنا بی بی کہتی ہین کہ جب مین بیدار ہوئی تو دیکھا سُبحہ پر مٹی لپٹی ہوئی تھی ۔ کذا فی النزھۃ

حکایت سلیمان بن سحیم کہتے ہین کہ مینے خواب مین سرورِ عالم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو لوگ آپکی قبر شریف پر آکر سلام عرض
کرتے ہین تو آپکو معلوم ہو جاتا ہی یا نہین آپنے جواب دیا کہ ہان بلکہ اونکے سلام کا جواب دیتا ہون ۔ کذا فی نفحات الرضا والوصول

حکایت ۔ حمزہ بن عبد المجید کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مینے سرورِ عالم ؐ کو خواب مین دیکھا مینے کہا قربان ہون آپ پر میرے مان اور
باپ آپ پر ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ آپ نے فرمایا ہی کہ جب کوئی حدیث کوئی شخص سُنے اور اوسمین ثواب کی بات ہو

اور وہ عمل کرے بامید ثواب تو اللہ تعالی اوسکو ثواب عطا کرتا ہی اگرچہ وہ حدیث بنفسہ باطل ہو
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان قسم خدا کی یہ قول میرا ہے اور مین نے کہا ہی۔ کذا فی اللآلی المصنوعہ
حکایت۔ بعض صالحین کہتے ہین کہ مجکو حج کا کمال اشتیاق تھا ایک مرتبہ ایک قافلہ تیار ہوا مین نے
جلد سفر خرچ کے واسطے پانچسو اشرفیان لین اور بازار گیا تاکہ ضروریات خرید کرلون اتنے مین ایک
عورت نے میرا دامن پکڑا اور کہا خدا تجھپر رحمت کرے مین ایک عورت شریفہ ہون اور میری لڑکیان
بالکل برہنہ ہین اور آج چار روز سے ہم لوگون نے کچھ نہین چکھا۔ وہ بزرگ فرماتے ہین کہ میرا دل
اوسکا کلام سننے سے بیقابو ہوگیا اور کل اشرفیان مین نے اوسکو دیدین اور کہا جلد جاکر اپنی لڑکیون کی خبر لے
اور مین حمد خدا کرتا ہوا گھر واپس آیا اور اوس سال پھر حج کا قصد میرے دل سے دور ہوا جب لوگ
حج کرکے واپس آئے مین اپنے دوستون کی ملاقات کے لیے گیا جب کسی حاجی دوست سے ملاقات
ہوئی اور مین نے بعد سلام کہا کہ خدا نے تیرا حج قبول کیا ہو وہ بھی اولٹ کر مجکو کہتا کہ خدا تیرا حج
قبول کرے یہ بات مجکو بہت شاق گزری کہ لوگ مجھپر طعن کرتے ہین رات کو جب سویا خواب مین سرور عالم
کی زیارت سے مشرف ہوا دیکھا کہ آپ فرما رہے ہین کہ لوگون کی مبارکباد کہنے سے تعجب نکر اس لیے کہ
جب تو نے ایک ضعیف محتاج کی مدد کی مین نے جناب باری مین التجا کی کہ خدا ایک فرشتہ تیری صورت کا
پیدا کرے کہ وہ ہمیشہ تیری طرف سے حج کیا کرے تیرا جی چاہے حج کر یا نکر۔ کذا فی حاشیۃ الاشباہ للحموی قال الطحاوی
حکایت۔ محمد بن سعد عدوی کی عادت تھی کہ چند مرتبہ قبل سونے کے رات کو درود شریف
پڑھا کرتے تھے ایک رات سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ گھر کے اندر تشریف
لائے اور اپنے جمال باکمال سے تمام گھر کو روشن کردیا اور فرماتے ہین کہ اپنا منھ لاؤ کہ اوسکو بوسہ دون
کیونکہ تو میرے اوپر درود بہت پڑھتا ہے محمد بن سعد کہتے ہین کہ مجکو شرم معلوم ہوئی کہ اپنا
منھ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو رکھون مین نے اپنا منھ پھیر لیا آپ نے میرے گال پر بوسہ دیا جب
مین جاگا تمام گھر کو خوشبو مشک سے معطر پایا اور میرے گال سے آٹھ روز تک بوے مشک آتی رہی کذا فی جذب القلوب
حکایت۔ بعض صالحین فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ مین تین ہزار اشرفی کا قرضدار ہوگیا مہاجن نے
قاضی کے یہان نالش کی قاضی نے مجھے ایک ماہ کی مہلت دی مین قاضی کی کچہری ہی سے آکر جناب باری
مین دعا کرنے لگا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کیا یہان تک کہ مین سو

میعاد کے باقی رہگئے۔ اتفاقاً مجھکو نیند آگئی خواب مین سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین
کہ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا وہ تیرا قرض ادا کردیگا مین جاگا اور کچھ اثر خوشی کا پایا مگر اس خیال
مین تھا کہ اگر مین وزیر کے پاس جاؤن تو کس نشان سے جاؤن دوسری رات کو پھر وہی خواب
دیکھا اوس روز مجھکو زیادہ خوشی ہوئی مگر وزیر کے پاس نہ گیا تیسری رات کو پھر کیا دیکھتا ہون
کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے دریافت کررہے ہین کہ وزیر کے پاس کیون نہین گیا مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ اس خواب کی تصدیق کی علامت چاہتا ہون آپ نے
فرمایا کہ شاباش اگر وزیر علامت طلب کرے تو کہنا کہ تو ہر روز بعد نماز فجر قبل بات کرنے کے طلوعِ آفتاب تک
پانچ ہزار بار درود سرورِ عالم کو بھیجتا ہے اور یہ بات بجز تیرے اور خدا و کراماً کاتبین
کے اور کوئی نہین جانتا غرض کہ مین وزیر کے پاس گیا اور کل قصہ خواب کا بیان کیا اور علامت بھی
عرض کی وزیر نہایت خوش ہوا اور کہا مرحبا برسول رسولِ اللہ بعد اوسکے تین ہزار اشرفی
مجھکو دین اور کہا کہ یہ قرض ادا کرنے کے لیئے ہے اور پھر تین ہزار اشرفیان اور دیکر کہا کہ یہ لڑکو کا
خرچ ہے اور پھر تین ہزار اشرفیان اور دین اور کہا کہ اس سے کچھ تجارت کرلینا اور مجھسے
قسم لی کہ رابطہ محبت کبھی نہ توڑنا اور جو حاجت ہو فوراً مجھے مطلع کرنا بعد ازان مین تین ہزار
اشرفی قاضی کے پاس لے گیا تاکہ اوسی کے سامنے مہاجن کو دیدون اور پورا قصہ قاضی کے روبرو بیان کیا
قاضی نے کہا کہ یہ بزرگی صرف وزیر کو کیون ہو مین بھی شریک ہوتا ہون تمھارا کل قرض مہاجن کو دیدونگا مہاجن نے کہا
کہ اس دولت کا مجھسے زیادہ کوئی مستحق نہین ہی مین قرضہ سے اسکو پاک کرتا ہون اور سب قرضہ بیچ اسکو معاف کیا۔
قاضی نے کہا کہ جو کچھ مین خدا و رسول کے راہ مین عہد کرچکا ہون وہ واپس نہین لے سکتا غرض کہ بارہ ہزار
اشرفی لیکر اور قرضہ سے سبکدوش ہوکر ببرکت درود گھر آیا اور شکر جناب باریتعالیٰ ادا کیا۔ کذا فی جذب القلوب

حکایت ایک شخص کی یہ عادت تھی کہ جب نام پاک آپکا لکھتا صرف صلی اللہ علیہ لکھتا اور وسلم نہ لکھتا
ایک روز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ عتاب فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ کیون چالیس نیکیون سے
محروم ہوتا ہی یعنی لفظ وسلم مین چار حرف ہین اور ہر حرف کے لکھنے مین دس نیکیو نکا ثواب ملتا ہی کذا فی جذب القلوب

حکایت۔ ایک جوان آدمی کعبہ کا طواف کررہا تھا اور بجز درود کے اور کوئی دعا نہ پڑھتا تھا لوگون نے
پوچھا کہ جو دعائین مناسک حج مین منقول ہین وہ کیون نہین پڑھتا ہی اوسنے کہا کہ مین نے عہد کرلیا ہی کہ بجز درود شریف

اور کوئی دعا نہ پڑھون اور سبب اوسکا یہ ہی کہ میرا باپ حج کے لیے چلا رستہ مین ایک مقام پر بیمار ہو کر مر گیا مین نے اوسکا منھ دیکھا تو گدہے کا ہو گیا تھا اس حال کے دیکھنے سے میرے رنج نے ترقی کی اتفاقاً نیند آ گئی کیا دیکھتا ہون کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین مین نے آپ کا دامن پکڑا اور اپنے والد کی سفارش کی اور پوچھا کہ کس سبب سے اسکی صورت گدھے کی ہو گئی آپ نے فرمایا کہ یہ بیاج کھاتا تھا اور جو کوئی بیاج کھاتا ہی اوسکی یہی کیفیت ہو جاتی ہے لیکن چونکہ یہ میرے اوپر ہر رات کو سو مرتبہ درود بھیجتا تھا اس سبب سے مین نے اسکی شفاعت کی جوان کہتا ہی کہ جب مین خواب سے جاگا باپ کا منھ مثل چودھوین رات کے چاند کے پایا اور وقت دفن بھی آواز آئی کہ بسبب درود اسکی بخشش ہوئی ۔ کذا فی تنبیہ الغافلین لابی اللیث وجذب القلوب والجوھر المنظم

حکایت ۔ ایک مرتبہ ایک پتھر حضرت سید عبد القادر جیلانی نے پایا اوسمین یہ درود لکھا ہوا تھا اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولنا محمد بحر انوارک ومعدن اسرارک ولسان حجتک وعروس مملکتک وامام حضرتک وطراز ملکک وخزائن رحمتک وطریق شریعتک المتلذذ بشاھدتک وعین اعیان خلقک المتقدم من نور ضیائک صلوٰۃ تحل بہا عقدتی وتفرج بہا کربتی صلوٰۃ ترضیک وترضیہ وترضی بہا عنا یارب العالمین عدد ما احاط بہ علمک واحصاہ کتابک وجری بہ قلمک وعدد الامطار والاحجار والاشجار وملائکۃ البحار وجمیع ما خلق مولانا من اول الزمان الی اخرہ والحمد للہ وحدہ بعد ازان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ سے اس درود کی فضیلت پوچھی ارشاد ہوا کہ جو کوئی اسکو ایک مرتبہ پڑھیگا سات کرور درود کا ثواب پاویگا ۔ کذا فی مجربات الدیربی

حکایت ۔ حضرت ممشاد دینوری کہتے ہین کہ مین نے ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ جو راگ سنتے ہین اوس سے آپ کو انکار ہے آپ نے فرمایا نہین لیکن لوگون سے کہدے کہ جب راگ سنین تو اول و آخر قرآن شریف پڑھ لیا کرین مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ مجکو اذیت دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ بردباری کرو منکرین بھی تیرے بھائی ہین ۔ کذا فی العوارف

حکایت ۔ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جامع جدہ مین معتکف تھا چند لوگون کو دریا کے کنارے کچھ گاتے ہوئے دیکھا مجکو بہت برا معلوم ہوا رات کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ بیٹھے ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کچھ گا رہے ہین اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے ہین

اور گاہ گاہ اپنا دست مبارک اپنے سینہ پر رکھتے ہین گویا کچھ ذوق آپ پر طاری ہی مین نے اپنے دل مین
کہا کہ میرا نا خوش ہونا اون لوگون سے خلاف تھا کیونکہ سرور عالم ؐ کو اس مین سرور حاصل ہوتا ہی بعد ازان
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف مخاطب ہوے اور فرمانے لگے کہ یہ امر حق ہی منجانب خدا کے۔ کذا فی العوارف
مؤلف کہتا ہی کہ ان دونون حکایتون مین جو راگ کی طرف ترغیب ہی اوس سے وہی راگ مراد ہی جو خالی از منکرات ہو
ورنہ جو راگ ہمراہ منکرات کے ہوگا اوسکی مذمت احادیث صحیحہ مین موجود ہی اگر فرض کیا جاوے کہ خواب مین اوسی
راگ کی تحسین کی گئی ہی جو بامنکرات ہو تو ایسا خواب موافق اصول فقہا و محدثین باطل ہی اور ایسے خواب
کی یہ تاویل کی جاوے گی کہ دیکھنے والے کو سہو ہوا ہی جیسا کہ حکایات ذیل اس امر کی تائید کرتی ہین۔
حکایت [۴۸] - ایک شخص اپنی لڑکی کی شادی کرنے کو تھا مصارف کے خیال سے بہت ملول خاطر تھا
اسلیے کہ حالت اوسکی بالکل محتاجی کی تھی ایک روز اوسنے خواب مین سرور عالم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین
کہ فلان مقام مین خزانہ دفن ہی اوسکو کھودے اور جو پانچوان حصہ خدا کی راہ مین دیا جاتا ہی وہ نہ دے بلکہ سب
مال اپنے صرف مین لا جب بیدار ہوا تو اوس مقام مین خزانہ ملا بعدہ یہ خواب حضرت شیخ عز الدین بن
عبد السلام سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا کہ سب خواب صحیح ہی مگر جو پانچوان حصہ خدا کی راہ مین دیا جاتا ہی
وہ اوسپر لازم ہے کہ ادا کرے اسلیے کہ حدیث صحیح مین موجود ہی کہ خزانہ مدفونہ مین پانچوان حصہ خدا کی راہ کو
نکالدیا جاوے پس باعتماد خواب حدیث صحیح معطل نہ قرار دیجاوے گی۔ کذا فی تنویر الحوالک للسیوطی
حکایت [۴۹] - ایک شخص نے خواب مین سرور عالم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اشرب الخمر یعنی شراب
پی لوگون نے علماے اس خواب کا حال بیان کیا علامہ محمد بن عراق نے جواب دیا کہ اس
خواب کے دیکھنے والے کی سماعت مین غلطی ہوئی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہوگا
کہ لاتشرب الخمر یعنی شراب مت پی اوسکے کان مین اشرب الخمر معلوم ہوا۔ کذا فی ما ثبت بالسنۃ
حکایت [۵۰] - جب حضرت موسی کاظم کو خلیفہ بغداد نے قید کیا تھا تو سرور عالم ؐ کو اپنے خواب مین
دیکھا کہ آپ کو کچھ تعلیم فرمایا موسی کاظم وہ دعا ختم نہ کرنے پائے تھے کہ حکم رہائی آگیا۔ کذا فی الصواعق
حکایت [۵۱] - محمد بن نصر مروزی اور محمد بن جریر اور محمد بن منذر ایک مقام پر جمع ہوے
اور واسطے لکھنے حدیث کے بیٹھے اون کے پاس کچھ کھانے کو نہ تھا آپس مین قرعہ ڈالا گیا کہ جسکے
نام کا قرعہ نکلے وہی دوسرون کے کھانے کے لیے کوشش کرے قرعہ مین ایک کا نام نکلا وقت

قیلولہ کا تھا اونھون نے اوٹھکر نماز شروع کی اور جناب باری مین دعا کرنا شروع کی نائب مصر کہ ہنوز تحت سو رہا تھا سرورِ عالم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ تو سوتا ہی اور محمد تینون کے پاس کچھ کھانے کو نہین ہی نائب مصر بیدار ہوا حال دریافت کیا لوگون نے تینون صاحبون کا ذکر کیا فی الفور ہزار اشرفیان اونکی خدمت مین بھیجین

حکایت ٩٢ - شیخ محمد ساخری ایک مرتبہ مزار نبوی پر حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مین آپ کا مہمان ہون مجکو سیر ہو کر کچھ کھلایئے ورنہ سب قندیلون کو توڑ ڈالونگا ایک شخص آیا اور محمد ساخری کو بلا کر خرمہ اور کھانا خوب سیر ہو کر کھلایا اور کہا کہ تو نے کیا ایسی بات کہی تھی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہنستے تھے محمد ساخری نے کہا کہ جو کچھ مین نے کہا تھا وہ کہا تھا تو کیا جانے اوسنے کہا کہ مین سوتا تھا خواب مین سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرما رہے ہین میرا ایک مہمان بڑا بدخو ہی اوسکو خوب سیر کرا اور کہدے کہ جگہہ خالی کردے یہ جگہہ آرزو کی نہین ہی۔ کذا فی النفحات

حکایت ٩٣ - ابو الخیر اقطع کہتے ہین کہ مین مدینہ منورہ مین آیا اور پانچ روز سے کچھ کھانے کو نہ ملا تھا چھٹے روز قبر شریف کے قریب گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکا مہمان ہون بعد ازان منبر کے نیچے سو رہا خواب مین آنحضرت کو دیکھا کہ ابو بکرؓ داہنے اور عمرؓ بائین اور علیؓ آگے ہین اور علیؓ فرماتے ہین کہ اوٹھ سرورِ عالم تشریف لائے ہین مین آپکی طرف اوٹھا اور درمیان دونون آنکھون کے بوسہ دیا آپ نے مجکو ایک روٹی عنایت فرمائی آدھی روٹی مین نے کھائی تھی کہ جاگ اوٹھا اور واللہ آدھی روٹی میرے ہاتھ مین موجود تھی۔ کذا فی روضۃ الریاحین وجذب القلوب وبغیۃ ذوی الاحلام

حکایت ٩٤ - ابو حسان زیادی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین خرچ سے بہ تنگ آگیا تھا اور جن لوگون کا قرضہ میرے ذمہ تھا اون لوگون نے تقاضہ شروع کیا اور ایسی حالت پہونچی کہ ایک حبہ کی چیز مجکو قرض نہ ملتی تھی مین سخت عاجز ہو گیا اور کوئی تدبیر نہ معلوم ہوتی تھی اسی انتشار مین تھا کہ میرے غلام نے آکر کہا کہ ایک حاجی دروازہ پر کھڑا آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے مین نے اوسکو بلایا وہ آکر بیٹھ گیا مین نے پوچھا کیا کام ہے اوسنے کہا کہ ابو حسان تو ہی ہو مین نے کہا ہان حاجی نے کہا کہ مین ایک مرد غریب ہون اور ارادہ سفر حج کا رکھتا ہون میرے پاس کچھ مال ہی یعنے دس ہزار درہم مین یہ چاہتا ہون کہ آپ اپنے پاس اسکو امانت رکھین جب مین حج سے واپس آؤنگا لے لونگا۔ ابو حسان کہتے ہین مین نے کہا لاؤ اوس نے

سب مال دیکر مہر کردی جب وہ حاجی چلا گیا تو مین نے اوس کی مہر کھول کر کل قرضخواہونکا روپیہ ادا کر دیا اور یہ خیال کیا کہ جب حاجی واپس آویگا کہین سے تدبیر کر کے اوسکا مال دیدونگا رات کو بفراغت تمام سویا صبح کو وہی غلام پھر آیا اور کہا کہ وہی حاجی جو کل آیا تھا دروازہ پر کھڑا ہی آپ کی ملاقات کریگا مین نے اوسکو بلایا اوسنے آکر کہا کہ اے ابا حسان مین حج کو بالکل تیار تھا کہ اتنے مین خبر وفات والد بزرگوار معلوم ہوئی اب مکان لوٹ جانیکا ارادہ ہی لہذا میرا سب مال ودیدیجیے۔ اب ابوحسان کی جو حالت ہوئی وہ ظاہر ہے بیچارے بڑی فکر و خجالت مین پڑے اگر انکار کرتے ہین تو قسم جھوٹی کھانا پڑے گی اور اگر دکارتے ہین تو خوف ہی کہ لوگون مین مطعون ہون گے۔ ابوحسان کہتے ہین کہ مین نے اوس سے بات بنا کر یہ کہا کہ بھائی جب تم مال دیکر چلے گئے تو مین نے اوس مال کو ایک محفوظ مقام مین بھجوا دیا ہی تم کل آنا اور مال لیجانا وہ حاجی تو چلا گیا مگر میری حالت حیرت و ندامت کی ایسی تھی کہ مین کچھ تدبیر نہ کر سکتا تھا یہانتک کہ رات ہوئی تمام رات مجکو نیند نہ آئی اوسی انتشار مین مین نے غلام سے کہا کہ میرا خچر تیار کردے۔ اوسنے کہا کہ حضور اس تاریکی مین کہان جاوینگے مین چپ ہو رہا پھر بھی نیند نہ پڑی مین نے پھر غلام سے تاکید کی کہ خچر تیار کردے مگر وہ روکتا رہا یہانتک کہ فجر قریب ہوئی اوسوقت مین نے غلام پر سخت تاکید کی وہ خچر تیار کر لایا اور مین اوس پر سوار ہوا لیکن یہ نہ معلوم تھا کہ کہان جاتا ہون یہانتک کہ ایک پل پر پہونچا وہان سے خلیفہ مامون عباسی کے گھر کے قریب نکلا کیا دیکھتا ہون کہ ایک سواری آرہی ہی اور شمعین روشن ہین مین یہ سمجھکر کہ شاید خلیفہ مامون کی سواری ہی راستہ سے علحدہ ہونا چاہتا تھا مگر علحدہ نہو سکا اتنے مین ایک شخص نے قریب آکر میرا نام لیکر پکارا مین نے غور سے دیکھا تو وہ دینار بن عبداللہ تھے مین نے اونپر سلام کیا اونھون نے کہا کہ خلیفہ مامون نے اسوقت آپ کے پاس بھیجا ہی کہ آپ کو اون کے حضور مین لیچلون غرض کہ مین خلیفہ کے حضور مین پہونچایا گیا خلیفہ نے پوچھا اے اباحسان تمہارا کیا حال ہے اس لیے کہ مین نے اسوقت سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ تمہاری مدد کیلیے اشارہ فرمارہے ہین ابوحسان کہتے ہین کہ مین نے اپنا پورا قصہ کہہ سنایا خلیفہ نے فوراً تیس ہزار درہم دلائے اور ملک رے کی حکومت عطا فرمائی مین نے مکان لوٹ کر نماز صبح ادا کی اور باہر نکلا کیا

دیکھتا ہون کہ حاجی موجود ہے ہین اوسکو گھر لیگیا اور کل روپیہ اوسکو دیدیا کذا فی بغیۃ ذوی الاحلام

حکایت ۹ - ابوبکر مجاہد کہتے ہین کہ میرے پاس ایک دیہاتی شخص آیا اور اوسنے بیان کیا کہ میرے کئی لڑکیان ہین اور غریبی کا یہ حال ہی کہ لڑکا پیدا ہونے کے وقت آنا شہد میسر نہین ہوتا کہ اوسکے تالو مین لگاؤن مگر آج خواب مین جناب غوث انام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اپنا حال پریشان سب کہہ سنایا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور یہ کہہ کہ تو رسول اللہ پر جمعہ کی رات کو ہزار مرتبہ درود پڑھتا ہی اور اس جمعہ کی رات کو سات سو مرتبہ پڑھ چکا تھا کہ تیرے خادم نے تجکو بلایا جب تو اپنے کام سے فارغ ہوا تو پھر تین سو مرتبہ پڑھا ابوبکر مجاہد کہتے ہین کہ یہ سنکر مین اوس شخص کے ہمراہ ہولیا اور وزیر کے دربار مین پہونچا اور وزیر سے مین نے عرض کیا کہ یہ ایک دیہاتی آدمی ہی کچھ عرض کرنا چاہتا ہی وزیر نے اوس سے پوچھا اوسنے پورا قصہ بیان کیا وزیر نے کہا سچ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اور ایک رقعہ اپنے بیٹے کے نام لکھدیا کہ اس غریب کو خاص میرے مال سے ہزار دیدے ابوبکر کہتے ہین کہ وہ رقعہ لیکر اوسی کے ہمراہ مین وزیر کے بیٹے کے پاس گیا وزیر کے بیٹے نے کہا کہ فی الحال ہزار درہم لے جب مین اپنے باپ کو رقعہ دکھلاونگا اور وہ کہدیگا کہ اشرفی دینے کو لکھا تھا تو مین پورا کرونگا مین نے اوس سے وہ رقعہ لے لیا اور وزیر کے پاس جاکر قصہ بیان کیا وزیر نے بجائے ایک ہزار کے دو ہزار لکھدیا ہم پھر وزیر کے بیٹے کے پاس آئے اوس نے کہا کہ جب تک تیسرا خط نہ آویگا مین کچھ نہ دونگا یہ سنکر ہم پھر وزیر کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا وزیر کو طیش آگیا اور لکھا کہ جیسے ہی میرا رقعہ پہونچے فوراً تین ہزار اشرفی دیدے جب وہ خط لایا تو وزیر کے بیٹے نے تینون ہزار اشرفیان دیدین - کذا فی البغیہ

حکایت ۱۰ - امام واقدی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مجھپر بڑی تنگی خرچ کی ہوئی اور رمضان شریف سر پر آگیا ایک دوست علوی کو خط لکھا کہ ایک ہزار درہم مجکو قرض دے اوسنے مجکو ایک ہزار درہم بھیجدیے اوسی روز میرے ایک دوست نے مجھسے ہزار درہم قرض مانگ بھیجے مین نے وہ درہم جو قرض لے تھے اوسکو بھیجدیے دوسرے روز وہ دوست علوی جسنے مجکو قرض دیا تھا اور وہ دوست جسنے مجھسے قرض لیا تھا دونون میرے پاس آئے علوی نے کہا کہ ماہ رمضان شریف سر پر آگیا اور میرے پاس صرف وہی ہزار درہم تھے جو تونے مانگ بھیجے جب مین نے سوچا کہ رمضان کا خرچ کہان سے چلیگا

قب مین نے اوس دوست کو خط لکھا اور ہزار درہم قرض مانگے اُسنے مجکو ہزار درہم بھیجدے امام واقدی کہتے ہین کہ یہ سنکر مین تعجب مین ہوا اور اوس ایک ہزار درہم کو تین حصے کرکے ایک ایک حصہ بانٹ لیا جب میرا حصہ قریب ختم ہوا سخت مضطر ہوا خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میری کشائش کی بشارت دے رہے ہین جب صبح ہوئی تو یحیی بن خالد برمکی کا آدمی مجکو بلانے آیا مین اوس کے ساتھ گیا یحیی نے مجھسے پوچھا اے واقدی تیرا کیا حال ہے مین نے رات کو خواب مین دیکھا کہ تو نہایت پریشان حال ہے مین نے اپنا پورا قصہ بیان کیا یحیی نے تیس ہزار درہم مجکو دیے اور میرے دونون دوستون کو بیس ہزار درہم دیے اور مجکو عہدۂ قضا عطا کیا۔ کذا فی البغیہ

حکایت [۹] ۔ معتمد باللہ عباسی ایک رات نیند پی کر سونے کے واسطے جانے لگا اور کہا کہ خبردار کوئی شخص اپنے مکان سے نہ ہٹے قریب آدھ گھنٹے کے سویا کیا بعدہ جاگ پڑا اور کہا کہ اسی وقت قید خانہ سے اوس شخص کو لاؤ جسکا نام منصور جمال ہے لوگ منصور جمال کو حاضر لائے معتمد نے پوچھا کہ کتنے دنون سے تو قید ہے اوسنے کہا تین برس سے معتمد نے کہا اپنا حال صحیح صحیح بیان کر اوسنے بیان کیا کہ مین شہر موصل کا رہنے والا ہون میرے ایک اونٹ تھا اوسی کے ذریعہ سے بسر اوقات کرتا تھا ایک مرتبہ مجھپر زیادہ تنگی ہوئی مین نے قصد سر من رائے کا کیا کہ شاید وہان زیادہ کمائی ہو جب مین قریب سر من رائے کے پہونچا قزاقون کی ایک جماعت ملی اونھون نے ایک قافلہ کو لوٹا تھا اور اونکو لشکر خلیفہ نے گرفتار کیا تھا اور شمار لکھ گیا تھا کہ اسقدر لوگ ہین منجملہ اون کے ایک نے سپاہیون کو بہت روپیہ دیا سپاہیون نے بطمع زر اوسکو چھوڑدیا اور مجکو گرفتار کر لیا اور میرا اونٹ چھین لیا مین نے ہر چند اون کو قسم دلائی اور اپنے حال سے اون کو مطلع کیا مگر اونھون نے ایک نہ مانا اور قزاقون کے ساتھ مجکو قید خانہ مین داخل کیا منجملہ اون قزاقون کے بعض مر گئے اور بعض چھوٹ گئے اب مین صرف اکیلا باقی رہ گیا معتمد نے اپنے نوکرون سے کہا کہ پانچسو اشرفیان اسکو دو اور ہمارے یہان کے جتنے اونٹ ہین اونکا نگران و داروغہ اسکو مقرر کرو بعد اسکے معتمد نے بیان کیا کہ اسوقت مین نے سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ آپ مجھسے فرما رہے ہین اسی وقت منصور جمال کو قید خانہ سے نکلوا کیونکہ وہ بیکس و مظلوم ہے اور اوس کے ساتھ سلوک کر لہذا مین نے اسکو رہا کیا اور جو سلوک ممکن تھا کیا۔ کذا فی البغیہ

حکایت [۱۰] ۔ ایک بزرگ اسقدر بیمار ہوئے کہ اوٹھنے سے مجبور ہوگئے ایک رات سرور عالم کو

خواب مین دیکھا کہ آپ کے ہمراہ تین آدمی ہین اون مین سے ایک صاحب اون بزرگ کے پاس گئے اور کہا کہ کیون نہین اوٹھتا ہے اوس بزرگ نے کہا کہ اوٹھ نہین سکتا اونھون نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اوٹھو وہ اوٹھ کھڑے ہوئے آنکھ جو کھلی تو اپنے کو صحیح پایا۔

حکایت۔ شیخ شرف الدین بوصیری ایک مرتبہ دفعتہ ایسے وقت بمرض فالج بیمار ہوئے کہ وہ ایک جنگل مین تھے نہ کوئی یار تھا نہ مددگار کوئی عضو قابو مین نتھا کہ اوٹھ بیٹھ سکتے اوسی حالت بیکسی ومایوسی مین اونھون نے ایک قصیدہ تصنیف کیا اور اوسکا نام الکوکب الدریہ فی مناقب خیر البریہ رکھا جو مشہور بہ قصیدۂ بردہ ہے غرض کہ بعد تمام ہونے قصیدہ کے خداوند کریم کو سجدہ کیا اور درگاہ نبوی مین نہایت تضرع کیا اور پڑھا یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ سوالہ عند حلول الحادث العمو اوسی حالت مین سو گئے کیا دیکھتے ہین کہ سرور عالم تشریف لائے ہین اور نہایت تلطف سے اپنا دست مبارک اونکی جسم پر ملتے ہین جب بیدار ہوئے اپنے کو چنگا پایا۔ کذا فی شرح القصیدہ

حکایت۔ تیمور بادشاہ نے حضرت امام محمد جزری کو طلب کیا اور تیمور کا جبروت شدد تمام عالم پر ظاہر تھا امام جزری نے فوراً کتاب حصن حصین تالیف کی اور اوسکے وسیلہ سے اپنی پناہ خدا سے طلب کی ایک رات کو خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم کے بائین جانب خود بیٹھے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اون سے پوچھ رہے ہین کہ تو کیا چاہتا ہے امام کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مسلمانون کے حق مین دعا فرماوین کہ اس ظالم کے پنجہ سے نجات پاوین یہ سنتے ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون دست مبارک اوٹھائے اور مین اون کی طرف دیکھتا رہا بعد ازان آنحضرت صلعم نے دونون ہاتھ منھ پر پھیرے یہ خواب شب پنجشنبہ کو دیکھا گیا اور یکشنبہ کی رات کو وہ ظالم بھاگ گیا کذا فی حصن الحصین

حکایت۔ شہر فارس مین ایک شخص کے اوپر خون ثابت ہوا قاضی نے اوسکی گردن مارنے کا حکم دیا پادشاہ وقت نے قاضی کو پیغام بھیجا کہ اس ملزم کو قتل نہ کرنا کیونکہ مین نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے آپ فرما رہے ہین کہ اسکو قتل نکرو قاضی نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہو کہ شریعت کی پابندی نہ کیجاوے دوسرے دن قاضی نے پھر حکم دیا کہ اسکی گردن مارو اتنے مین بادشاہ کا پھر پیغام آیا کہ خبردار اوسکو قتل نہ کرنا مین نے پھر رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی اوسوقت قاضی نے توقف کیا مگر تیسرے دن پھر قاضی نے حکم قتل کا دیا اوسی وقت فوراً پھر حکم سلطانی صادر ہوا کہ مین نے پھر تیسرے مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اوسکے قتل سے ممانعت کرتے ہوئے دیکھا ہی قاضی کو جوش آگیا اور کہا کہ ہم خواب کے اوپر حکم شرعی کو نہین چھوڑ سکتے اگرچہ خواب مکرر دیکھا ہو یہ کہکر اوس ملزم کو قتلگاہ کی طرف لے گئے اور جیسے ہی ارادہ گردن مارنے کا کیا ایک شخص مقتول کا وارث خاص آگیا اور اوسنے کہا کہ مین نے اپنے مورث کا خون معاف کیا قاضی بیچارہ چپ ہو رہا جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی بادشاہ نے اوس ملزم کو بلایا اور بیان واقعی طلب فرمایا اوسنے بیان کیا کہ ضرور یہ مقتول میرے ہاتھ سے قتل کیا گیا اور سبب اوسکا یہ ہوا کہ مین اور یہ مقتول شرابخانہ مین شراب پیتا تھا اس مقتول نے یہ چاہا کہ ایک سیدانی سے مرتکب زنا ہووے مین نے اوسکو منع کیا مگر اوسنے نہ مانا جب مین یہ سمجھا کہ بدون بے عزت کیے ہوئے سیدانی کو نہ رہیگا تو مین نے اسکو مار ڈالا۔ بادشاہ نے کہا کہ تونے سچ کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجکو تین مرتبہ تیرے قتل سے منع نفرماتے۔ کذا فی الصواعق

حکایت ابو محمد بن الازرق انباری کہتے ہین کہ میرا بھائی مصر مین تھا اوسکے پاس مع اپنی بھاوج اور ایک بھتیجی کے جانیکا ارادہ کیا اور گھر سے چل نکلے اتفاقاً ایک مقام پر قزاقون نے ہمارے قافلے کو لوٹ لیا اور ہم لوگون کے پاس ایک دمڑی تک نہ رہ گئی غرضکہ نہایت پریشان حال گرتے پڑتے بھوکے پیاسے چلے جاتے تھے کہ ایک عورت اونٹ پر سوار چلی جاتی تھی مین نے اوسکا دامن پکڑا اور کہا کہ خدا کے واسطے اپنی پناہ مین ہمکو لے اور بہ آواز دردناک قرآن پڑھنا شروع کیا اوسکا خاوند میرے حال پر دردناک ہوا اور پوچھا تیرا کیا مقصد ہے مین نے کہا کہ مجکو اور اس میری بھاوج و بھتیجی کو اپنا اونٹ سوار کرکے دمشق تک پہونچا دے اور جو کرایہ منظور ہو وہ کرایہ لینا اوس نے منظور کیا اور ہمکو کپڑے دیے اور کھانا کھلایا اور کچھ کھانا وغیرہ باندھ لیا چندروز بعد شہر دمشق پہونچے وہان ایک شخص میرا نام لے کر پکارتا تھا مین نے کہا کہ مین موجود ہون اوس نے میرے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور اپنے گھر لے گیا اور ایک نہایت عمدہ مکان میرے اوترنے کو دیا اور عمدہ عمدہ غذائین کھلائین مین یہ یقینی سمجھا کہ شاید میرے بھائی نے مصر سے اسکو لکھ بھیجا ہوگا کہ اگر فلان شخص آوے تو اوسکی خاطرداری کرنا غرضکہ ہم دو روز وہان نہایت آرام سے رہے تیسرے دن ہم سے اونٹ والے کا حال پوچھا

ہم نے کہا کہ اسقدر کرایہ پر اوسکو لائے ہین اوس نے سب کرایہ دیدیا پھر مجھسے کہا کہ جسقدر رقم کو
مال واونٹ وغیرہ کی ضرورت ہوے لو اور اپنے قصد سے مطلع کرو کہ کس شہر کا قصد ہی جب مین نے
یہ کلام سنا تو میرے تمام بدن مین لرزہ آگیا اور اپنے دل مین سوچا کہ اگر میرا بھائی اسکو میرے آنیکی
اطلاع دیتا تو یہ کیون دریافت کرتا کہ کس شہر کا قصد ہی غرضکہ جب اوس نے اپنا کلام ختم کیا تو مینے کہا
کہ میرے بھائی نے کس قدر روپیہ کے واسطے آپکو لکھا تھا کہ مجھکو دیجیے اوس نے کہا کہ تیرا بھائی کون ہی
مین نے کہا کہ ابو یعقوب بن الازرق اوسکا نام ہی انبار اوسکا مقام ہے مصر مین وہ محرر ہے
اوسنے کہا واللہ مین نے یہ نام بھی نہین سنا اور مجھسے اوس سے کبھی کی ملاقات بھی نہین ہی یہ سنکر
میرے ہوش اُڑ گئے اور مین نے کہا کہ اے میرے سید مین یہی سمجھا تھا کہ آپ میرے بھائی کے
دوست ہین اور جو کچھ آپ نے میرے ساتھ سلوک کیا وہ اونھین کی محبت کے باعث سے کیا اب
فرمایئے کہ اسکا باعث کیا ہی کہ بے جان پہچان آپ نے مجکو نام لیکر تلاش کیا اور میرے ہمراہ
اسقدر سلوک کیا اوسنے کہا کہ تیرے ساتھ سلوک کرنے کو اوس شخص نے مجھسے تاکید کی تھی جو تیرے
بھائی سے بزرگ ہے مین نے پوچھا وہ کون ہے اوسنے کہا کہ جب تمھارے قافلہ کی خبر یہان آئی
تو مین اپنے گھر مین اطمینان سے بیٹھا تھا جب رات ہوئی تو سو رہا خواب مین رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہین اے ابن صابونی ابو محمد بن الازرق انباری کی
خبرلے اور اوس کے ہمراہ سلوک کر اور اوسکو منزل مقصود تک پہونچا دینے کی فکر کرے جب مین
بیدار ہوا تو تمھاری تلاش کی۔ ابو محمد ازرق کہتے ہین کہ جب مین نے یہ قصہ اوسکی زبان سے سنا
بیخود ہوگیا بعد ازان اوس سے بمقدار کافی خرچ لیکر مصر کی راہ لی مصر پہونچکر اپنے بھائی سے پورا
قصہ بیان کیا جب مصر سے ہم لوگ اپنے گھر چلے اور دمشق مین آئے تو ابن صابونی کا حال نہایت
تباہ پایا میرے بھائی نے اپنی تمام جائداد جو مصر مین تھی اور بہت قیمتی تھی ابن صابونی کو بخشدی۔ کذا فی البغیہ

حکایت[۱۰۳] - ایک بنیے کی دکان پر ایک بادشاہ کا گزر ہوا وہان ایک لڑکی نہایت حسینہ
وجمیلہ نظر پڑی بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ اس دکان کو یاد رکھنا جب مکان پہونچا وزیر سے کہا کہ
مین اوس لڑکی پر فریفتہ ہوگیا ہون جلد اوس بنیے کو بلاو وزیر نے اوسکو بلایا اور کہا کہ تجکو بادشاہ
نے اس غرض سے طلب کیا ہی کہ وہ لڑکی جو دکان پر تھی کس کی ہی بنیے نے کہا کہ میری ہے

وزیر نے کہا بادشاہ کا یہ قصد ہی کہ اوسکو اپنے نکاح مین لاوے بنیے نے کہا کہ میری قسمت ایسی کہان ہے جو حضور سرفراز فرماوین گے وزیر بولا کہ تو اوسکو لے آ بنیا اوسکو لایا بادشاہ نے لڑکی کو اپنی محلسرا مین روانہ کیا اور قاضی و گواہون کو طلب کر کے نکاح ہو گیا بعد ازان بادشاہ نے بنیے سے کہا کہ اگر اب تو اس شہر مین رہیگا تو لوگ مجھپر طعن کرینگے کہ بنیے کی لڑکی اپنے نکاح مین لایا لہذا بہتر ہوگا کہ میرے ملک کے کسی اور شہر مین جہان تیرا جی چاہے وہان رہ اوس نے ایک شہر کا ذکر کیا بادشاہ نے وہان کے عامل کو پروانہ لکھدیا کہ اس شخص کو کسی امر کی تکلیف نہونے پاوے وہ بنیا اپنی دوکان بند کر کے دوسرے شہر مین چلا گیا وہان کے عامل نے اوس کے لیے خادم مقرر کر دیا اور سب چیزون کی خبر لیتا رہا۔ یہان بادشاہ نے اوس لڑکی کو خلوت مین طلب کیا کنیزون نے سنوار سنگار کر کے اوس کے حسن خداداد کو دوبالا کر دیا کہ ہر دیکھنے والا محو نظارہ ہو جاوے جب خلوت ہوئی بادشاہ اوس کے حسن دلفریب پر متاع عقل و ہوش تصدق کر کے والہ شیفتہ ہو گیا یہانتک کہ مہمات سلطنت سے بھی بیفکر ہو گیا اور جہانتک عمدہ عمدہ چیزین تھین اوس مایۂ خوبی کو بخشدین چنانچہ ایک تاج اوس کے خزانہ مین ایسا تھا کہ اوس کی قیمت کوئی دے نہ سکتا تھا وہ بھی اوس زہرہ جبین کے پیشکش کیا اور حکم اوس کے استعمال کا دیا۔ تاج اوربھی سونے مین سہاگا ہو گیا اور وہ فتنۂ روزگار اور بھی صاحب جمال معلوم ہونے لگی چند روز اسی ناز و نعمت مین گذرے ایکمرتبہ بادشاہ کسی ضرورت سے باہر گیا تھا اور وہ مہ پارہ بالاخانہ سنگلی کی سیر کر رہی تھی یکایک ایک فقیر کی صدا اوسکے کان مین پہونچی کہ کہہ رہا تھا جو کوئی مجکو اپنی گرانقیمت چیز دیوے رسول مقبول اوسکے حق مین تہ دل سے شفاعت کرینگے اُس نازنین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے پاس اس تاج سے گرانتر کوئی چیز نہین ہی فوراً سر سے اوتار کر سائل کو دے دیا اور دل مین ٹھان لیا کہ اگر بادشاہ تاج طلب کریگا کوئی حیلہ کر دونگی جب تھوڑے دن گذرے اور بادشاہ نے تاج اوس کے سر پر نہ دیکھا نہایت ادب سے دریافت کیا کہ وہ تاج کیا ہوا اوس حیلہ جو نے کچھ جواب ندیا چونکہ بادشاہ کو اوس تاج کے ساتھ بہت دلبستگی تھی مکرر دریافت کیا اوس طرف سے پھر کچھ جواب علا پھر تو غضب سلطانی جوش مین آیا اور بہ سختی اوس سے جواب طلب ہوا اوس نیک سرشت نے بمجبوری واقعہ سے مطلع کیا بادشاہ تاج کے ضایع کرنے سے اپنے عشق قدیم سے علیحدہ ہوا اور سچا دشمن ہو کر اوس بیکس کی سزا کا حکم دیا تمام لباس اوس کے تن نازک سے اوتار لیا گیا

اور وا ہنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور طلاق دیکر جلاوطنی کا حکم دیا وہ مظلومہ اپنی بدقسمتی پر شکر کرتی ہوئی محلسرا سلطانی سے نکلی اور اپنے باپ کی دکان پر پہونچی وہان اوسکو نہ پایا ایک ضعیف بڑی عمر کا آدمی اوس دکان کے قریب رہتا تھا اوس سے ملی اور کہا اے میرے پرانے چچا میرے باپ کا حال آپ کو کچھ معلوم ہے اوس ضعیف نے کہا اے فرزند تو کہان تھی نازنین نے کچھ حیلہ کر دیا ضعیف نے کہا کہ تیرا باپ مدت ہوئی کہین چلا گیا اوسکا حال نہین معلوم مین نہایت ضعیف ہو گیا ہون اگر تیری مرضی ہو تو مین تجکو اپنے یہان رکھ لون اور میری کل جائداد کی تو مالک ہو اوس پریشان حال نے منظور کیا اور اوسکے یہان رہنے لگی اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ تیل مین تل رکھا تھوڑے دنون بعد ایک سوداگر عظیم الشان وہان وارد ہوا اور اوسکی نگاہ اوس متاع حسن وخوبی پر پڑی دیکھتے ہی اوسکے عشق مین متوالا ہو گیا اور اوس ضعیف سے دریافت کیا کہ یہ لڑکی کس کی ہے اوسنے کہا کہ میری ہے سوداگر نے درخواست کی کہ مین اسکے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہون اور بعوض اسکے آپ کو بڑا مالدار بنا دونگا ضعیف بوڑھے چچا نے نازنین سے دریافت کیا اوسنے باین شرط قبول کیا کہ جب تک خاص اپنے گھر نہ پہونچ لے میری خلوت مین نہ آوے سوداگر نے منظور کر لیا اور بہتیرے سلوک اوس ضعیف کے ساتھ کر کے اوس ماہ اقبال کو اپنے ہمراہ لیگیا جب سوداگر قریب وطن پہونچا تو اوس پری نے یہ معلوم کر کے کہ مکان بالکل قریب آ گیا تضرع وزاری شروع کی اور جناب باری مین عرض کرنے لگی خداوندا تو جانتا ہی کہ مین نے تیرے حبیب کی شفاعت کی امید پر اپنا ہاتھ کٹوایا ہی اور یہ سوداگر جو اب میرا شوہر ہے میرے اس عیب سے مطلع نہین ہے خدایا اگر وہ اس عیب سے مطلع ہوگا تو شاید میرے اوپر بڑی سختی کرے پس اب مین سخت فکرمند ہون کہ اوسکی خلوت سرا مین کس طرح سے داخل ہو سکتی ہون یہ دعا کرتی تھی کہ نیند آ گئی خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ اے عورت تیرا ہاتھ کہان ہی وہ نیک ذات کہتی ہے کہ مین نے خواب مین عرض کیا یارسول اللہ میرا ہاتھ تلا ہوا رکھا ہے آپ نے مجھسے مانگ کر اپنا لعاب دہن لگا کر جوڑ دیا میرا ہاتھ جوڑ گیا اور جتنی دور تک آپ کا لعاب دہن لگا تھا مثل ماہتاب چمکنے لگا جب وہ خواب سے بیدار ہوئی اپنے ہاتھ کو درست پایا شادی مرگ کی کیفیت ہو گئی اور خوشی مین چلا اوٹھی سوداگر نے لوگون کو

بیسا کر اسکا باعث دریافت کرین اوسنے کچھ جواب ندیا آخر کار منزل مقصود پر پہونچ گئی
سوداگرنے اوسے نہایت محبت سے ایک مکان عمدہ مین اوتارا اور مقاصد دلی سے بہرہ مند ہو
چندروز بعد وہ شمعروہ اور سوداگر اپنے بالاخانہ پر بیٹھے ہوئے کوچہ و بازار کی سیر کر رہے تھے
ناگاہ صدائے فقیر دونون کے کان مین پہونچی کہ کہہ رہا ہی جو کوئی اپنی گران قیمت چیز رسول
مقبول کی محبت مین مجکو دے اوسکی شفاعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دل سے کرین گے
اوس عورت پارسا نے سوداگر سے کہا کہ جو چیز آپ کے یہان سب سے زیادہ قیمتی ہو وہ اس
فقیر کو دلوا دیجیے سوداگرنے جواب دیا کہ یہ فقیر تھوڑی سی چیز پر راضی ہوجاویگا زن پاکدامن نے کہا
کہ اگرچہ وہ راضی ہوجاویگا مگر مین نہین راضی ہوتی سوداگرنے کہا کہ ایک شرط سے مین اسکو
بہت قیمتی چیز دونگا وہ یہ ہے کہ تو بتا دے کہ جب میرے وطن کے قریب ہونے کی خبر تجھکو
معلوم ہوئی تو ایکبارگی تو رونے چلانے لگی اور بعد تھوڑی دیر کے خوش ہوئی اسکا کیا باعث ہی
اوس باعصمت نے پورا قصہ اپنے نکاح و طلاق و مصیبت کا کہہ سنایا سوداگرنے قسم کھاکر کہا
کہ مین وہی فقیر ہون جسکو تونے تاج دیا تھا اوسی تاج سے مین اس مرتبہ کو پہونچا یہ سنتے ہی
فقیر نے بالاخانہ کے نیچے سے شور مچایا کہ اے میری دلدار مین وہی تیرا سچا عاشق قدیم بادشاہ
فلان ملک کا ہون سوداگر یہ سنکر نیچے اوترا اور بادشاہ فقیر صورت کو بالاخانہ پر لیگیا بادشاہ نے
اوس عفیفہ سے کہا کہ جب مین نے تیرا ہاتھ کاٹکر جلاوطن کیا اوس کے بعد تیرے نشتر عشق نے
میرے دل کو چاک کر دیا ایک دشمن نے چڑھائی کی ملک چھین لیا یہانتک کہ اس حالت کو
پہونچا سوداگرنے کہا اے بادشاہ قسم ہی خدا کی کہ وہ تاج اوسی طرح رکھا ہی مینے صرف نہین
کیا صرف ایک نگینہ اوس سے نکالکر ایک لاکھ اشرفی کو فروخت کیا اوسی سے میرے مال مین
برکت ہوئی اے بادشاہ اب اپنا تاج لے لیجیے اور اپنی ضروریات مین خرچ کیجیے بادشاہ بولا کہ یہ دنیا
محض خواب و خیال ہی اس مین دل لگانا موجب رنج و ملال ہی۔ اب مین اپنی بادشاہت سے اس غریبی کو
بدرجہا عمدہ سمجھتا ہون اور اوس رغبت سے اس ذلت کو پسند کرتا ہون البتہ اتنا کرو کہ اس تاج مین سے
ایک نگینہ بیچ کر مجکو جنگل مین ایک کوٹھری بنوا دو اور تھوڑی سی زمین وغیرہ راہ خدا مین وقف کردو
سوداگرنے تعمیل حکم کی بادشاہ نے سلطنت دنیا چھوڑکر شاہی آخرت قبول کی اور

سوداگر اور وہی عفت کیش عورت ہمیشہ بادشاہ کے ساتھ سلوک و احسان کیا کرتے تھے۔ کذا فی البغیہ

حکایت۔ سید عبدالسلام فاسی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مدینۂ منورہ مین مجکو مین روز کچھ کھانے کو میسر نہوا سخت بیتاب ہوگیا منبر شریف کے قریب آکر دو رکعت نماز ادا کی اور عرض کیا کہ لمے میرے نانا مین بھوک سے سخت عاجز ہو رہا ہون مجکو ثرید کھلوائیے یہ کہکر سو رہا اتنے مین ایک شخص نے آکر مجکو جگایا اور ایک پیالہ مین ثرید دیا اور کہا کہ اسکو تناول فرمائیے مین نے کہا کہ آپ کو کہان سے معلوم ہوا کہ مین اس کھانے کا خواستگار ہون اونھون نے کہا کہ میرے ننھے بچے ہین اُنھون نے آج تین دن سے اس کھانے کی خواہش کی تھی مگر ہمکو میسر نہوا آج خدا نے سامان کر دیا تو یہ کھانا اون بچون کے واسطے تیار کرایا مین سوگیا تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضور فرما رہے ہین کہ ایک شخص مسجد مین تیرے بھائیون مین سے اس کھانیکا خواہشمند ہے لہذا اوسکو یہ کھانا کھلوا دے مین بیدار ہوا اور آپ کے پاس یہ کھانا لایا۔ کذا فی البغیہ

حکایت۔ عزیزی حاجی محمد احسن سلمہ بیان کرتے ہین کہ جب بعد حج مین اپنے اہل قافلہ کے ہمراہ جدہ ہوکر براہ تری مدینۂ طیبہ جانے لگا تو انٹونا نام آگبوٹ جسمین ہم لوگ سوار تھے ہوائے مخالف سے بیراہ ہوگیا دو دن بے آب و دانہ گزر گئے دوسرے دن میرے ایک ساتھی نے خواب دیکھا کہ رسالت مآب تشریف فرما ہین اور حضرت فاطمہ زہرا اون سے عرض کر رہی ہین کہ باباجان کیا اپنے مہمانون کو یون ہی بھوکا پیاسا رکھیے گا سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کھانا تقسیم کرنیکا حکم فرمایا جناب سیدہ نے خمیری روٹیان اور گوشت کھانے کو دیا یہ خواب دیکھکر وہ حاجی جاگ پڑے تھوڑی دیر بعد آگبوٹ مع الخیر بندر ینبع[له] جا پہونچا اور بازار سے خمیری روٹیان اور گوشت جیسا خواب مین دیکھا تھا خرید کر ہم لوگون نے کھایا

حکایت۔ ایک خادم مزار نبوی بیان کرتے ہین کہ ایک روز بکیر قاسم شریف مسکراتے ہوے تشریف لائے مین نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا اونھون نے جواب دیا کہ مین بہت بھوکا تھا اور کچھ کھانے کو نتھا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی اور سوگیا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ حضور پرنور جناب رسالت مآب تشریف لائے ہین اور ایک پیالہ دودھ سے بھرا ہوا مجکو دیا مین نے اوسکو پیا اور سیر ہوگیا جب بیدار ہوا تو اپنے تھوک مین دودھ کا رنگ پایا اور پیٹ بھرا تھا خادم بیان کرتے ہین کہ ہمارے سامنے اپنی ہتھیلی پر اُنھون نے تھوکا تو دودھ کا اثر بالکل ظاہر ہوتا تھا۔ کذا فی البغیہ

[له] [illegible]

حکایت - ایک بزرگ بالکل اُمّی تھے کہ پڑھ نہ سکتے تھے مگر قرآن شریف دیکھکر نہایت صحیح وخوش الحانی سے پڑھتے تھے لوگون کو تعجب ہوا کہ اُمّی ہوکر قرآن دیکھکر پڑھنا محال ہی اون سے لوگون نے دریافت کیا کہ کیا باعث ہی جو آپ باوجود اُمّی ہونے کے قرآن دیکھکر تلاوت کرتے ہین اونھون نے جواب دیا کہ مین مدینۂ منورہ مین مقیم تھا اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین التجا کرتا تھا کہ مجکو قرآن شریف کی تلاوت پر قدرت ہوجاوے ایک رات سو گیا کیا دیکھتا ہون کہ سرورِ عالم فرماتے ہین کہ خدا نے تیری دعا قبول کرلی اب قرآن دیکھکر پڑھ جب صبح کو اوٹھا قرآن دیکھکر پڑھنا شروع کیا سب مجھپر آسان ہوگیا اب جہان کہین غلطی ہوتی ہی سرورِ عالم ؐ خواب مین تبلا دیتے ہین کہ فلان مقام پر جو تو نے غلطی کی وہ اس طرح سے ہی - کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۰۸ - مصر مین ایک عالم تھے لوگون کو قرآن پڑھایا کرتے تھے اور جو شخص دس اشرفیان نذر کرتا تھا اوسکو اجازہ لکھدیتے اور قسم کھاگئے تھے کہ جو کوئی دس اشرفی سے کم دیگا اوسکو اجازہ نہ لکھینگے اتفاقاً ایک طالب علم فقیر تیسپارہ قرآن پڑھ چکا اور اجازت طلب کی مگر اونھون نے نہ لکھا لوگون نے چندہ لگاکر پانچ اشرفیان اکٹھا کین اور اوسکو دین وہ لیکر عالم کے پاس گیا کہ اس قدر لے لیجیے اور اجازت لکھدیجیے اوس عالم نے ایک نہ سُنی وہ طالب علم وہان سے مایوس ہوکر نکلا ایک قافلہ حج کو جاتا ہوا ملا اوسکے ہمراہ ہولیا بعد فراغت حج مدینہ کو گیا روضۂ نبویہ کے قریب دس آیتین سات قرأت سے ادا کین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مین نے پڑھا ہے وہ فلان عالم کی تعلیم ہے اون سے مین نے اجازت طلب کی مگر اونھون نے انکار کیا یا رسول اللہ ؐ اب آپ کے حضور مین فریاد کرتا ہون اوسکے بعد خواب مین طالب علم نے دیکھا کہ سرورِ عالم ؐ فرماتے ہین کہ اوس عالم کو میرا سلام کہنا اور پیغام پہونچانا کہ رسول اللہ ؐ نے میری سفارش کی ہی کہ مجکو اجازت بلا نذر کے دیجاوے اور اگر اس خواب کی تصدیق مین اوسکو شک ہو تو کہدینا کہ رسول اللہ ؐ نے اوسکی علامت سُرَّ مَنْ رَّاٰی فرمائی ہی - طالب علم کہتا ہی کہ مین واپس ہوکر مصر مین آیا اور عالم صاحب کے پاس جاکر خواب بیان کیا اونھون نے کہا یہ خواب صحیح نہین ہی مین نے کہا رسول مقبول نے اوسکی علامت سُرَّ مَنْ رَّاٰی فرمائی ہی وہ عالم یہ سنتے ہی غش کھاکر گر پڑے بعد تھوڑی دیر کے جب ہوش ہوا

لوگون نے سبب دریافت کیا عالم نے بیان کیا کہ ایک روز مین نے آیۃ ثم اورثنا الکتب الذین
اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات
باذن اللہ پڑھی اوس کے بعد اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھا چاہیے مین کس گروہ مین ہون ناگہان
سرور کائنات کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین بشر قراء القران انھم یدخلون الجنۃ زمراً زمراً بعد ازان وہ
عالم اوس طالب العلم کیطرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے اے لوگو گواہ رہو مین نے اس طالب علم کو اجازت دی کذا فی البغیۃ
حکایت ۱۰۹ - ایک شخص قرض سے عاجز ہوکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ملتجی ہوا خواب
مین دیکھا حضور فرماتے ہین تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا وہ تجکو چارسو اشرفیان دیگا وہ
شخص دربار وزیر مین گیا لوگون نے اندر جانے سے منع کیا اتنے مین ایک شخص اوسکا جان پہچان
نکلا اوس سے حال ظاہر کیا اوسنے کہا کہ وزیر صبح سے تیری تلاش مین ہی غرض کہ وزیر کے حضور
مین گیا وزیر نے کہا اے شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم دیا ہی کہ تجکو چارسو اشرفی
دون اوسنے کہا کہ مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی آپ فرماتے ہین
کہ وزیر کے پاس جا وہ تجکو چارسو اشرفی دیگا یہ سنکر وزیر بہت رویا اور حکم دیا کہ ہزار اشرفی
لاؤ بعد اوسکے اس شخص سے کہا کہ چارسو اشرفی تو مطابق فرمان نبوی لے اور چھ سو اشرفی
اپنی طرف سے بخشتا ہون وہ شخص کہتا ہی کہ مین نے کہا کہ فرمودہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے
زیادہ نہ لونگا حالانکہ مین قرضدار چھ سو اشرفی کا تھا مگر خدا اسی مین مجکو برکت دیگا غرض کہ
چارسو اشرفیان لیکر کچھ قرض ادا کیا اور باقی سے تجارت شروع کی ایک سال کے اندر مین ببرکت جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم مجکو ایک لاکھ اشرفی کا فائدہ ہوا تمام قرض ادا کردیا اور بہ کشائش بسر کرنے لگا - کذا فی البغیۃ
حکایت ۱۱۰ بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک سال مین حج کو گیا بعد ادائے حج مدینہ منورہ گیا وہان مین
خرچ سے بالکل تنگ آگیا ساتھی میرے مجکو چھوڑکر چلے گئے مین نے حالت اضطراب مین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین فریاد کی بعد ازان خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ سرور عالم فرماتے ہین کہ تو مکہ معظمہ مین
چاہ زمزم پر جا وہان ایک شخص لوگونکو پانی پلاتا ہوا ملیگا اوس سے کہنا کہ سرور عالم نے مجھسے فرمایا ہی کہ مجکو میرے
مکان تک پہونچادے وہ بزرگ فرماتے ہین کہ مین چاہ زمزم پر آیا اوس شخص موصوف کو مین نے پانی پلاتے ہوے
پایا اوسنے مجکو دیکھتے ہی بلا درخواست کہا کہ ذرا توقف کر مین لوگون کو پانی پلادون جب وہ

پانی پلانے سے فارغ ہوا رات ہو گئی مجھسے حکم دیا کہ کعبہ شریف کو رخصت کر اور ہمارے ساتھ چل مین نے
تعمیل حکم کی وراوسکے پیچھے ہو لیا جب صبح ہوئی اپنے وطن کی زمین پر موجود تھا مین اپنے گھر آیا اور لوگون
سے بیان کیا کہ شام کو مکہ سے چلا ہون بعضون نے جھوٹ خیال کیا بعد ایک مہینہ کے میرا وہ ساتھی
قافلہ پہونچا جو مجھکو مدینہ مین چھوڑکر نکل کھڑا ہوا تھا قافلہ والون نے بیان کیا کہ اس شخص کو
ہم لوگ مدینہ مین تہیدست چھوڑ آئے تھے تب لوگون کو میرے کلام کی تصدیق ہوئی۔ کذا فی البغیہ
حکایت[۱۱۱] بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین بقصد حج چلا جب مدینۂ منورہ مین داخل ہوا خرچ بالکل
ختم ہو گیا اور فاقہ کرنے لگا مین روضۂ مطہرہ کے قریب گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ مین آپکا
مہمان ہون اور خدا کی راہ کا مسافر میری مدد فرمایئے قبل عصر کے مجکو نیند آگئی خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ
قبر شریف شق ہوئی اور تین صاحب اوسمین سے باہر آئے منجملہ اون کے سرور عالم بھی ہین مین نے سلام
عرض کیا ایک صاحب میرے قریب آئے اور فرمانے لگے کہ بیٹھ جا رسول اکرم حاجیون کو سفر خرچ تقسیم
فرمارہے ہین مین نے عرض کیا کہ مین بھی ایک بیکس ہون اتنے مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور بجیہ السلام علیکم کہا مین نے اپنا ہاتھ بڑھایا آپنے کچھ کھانا عطا فرمایا مین نے اوسی خواب مین اوسکو تناول کرنا شروع کیا
جب مین جاگا تو اپنے منہ مین عمدہ کھانا پایا اور ایک شخص نے بلا طلب مجکو اپنی جاری پر سوار کر لیا اور مکہ معظمہ مین داخل کر دیا کذا فی البغیہ
حکایت[۱۱۲] ۔ ایک بزرگ بیان کرتے ہین کہ ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر زار زار روتا تھا
اور عرض کرتا تھا کہ یا رسول اللہ مین نے اپنے بیٹے کو آپکے سپرد کیا آپ ہی پھر اوسکو مجھسے ملا دین ۔ وہ بزرگ کہتے ہین
کہ مین نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا کہ مین جب جدہ سے چلا تو میرا فرزند دلبند میرے ہمراہ
شغدف پر سوار تھا قضاے حاجت کے لیے شغدف سے اوترا اوسوقت سے وہ غائب ہو گیا وہ بزرگ
فرماتے ہین کہ بعد دو سال کے اوس شخص سے مصر مین ملاقات ہوئی مین نے لڑکے کا حال دریافت کیا اوسنے
کہا کہ حق تعالی نے مجکو اوس سے ملا دیا اوسکا قصہ یہ ہی کہ ایک قوم کے اونٹ وہ لڑکا چراتا تھا اوس قوم مین ایک نے
سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ آپ حکم فرماتے ہین کہ فلان لڑکے مصری کو اوسکے گھر پہونچا دو اونہون نے تلاش کرکے یہان پہونچا دیا فالله الحمد کذا فی البغیہ
حکایت[۱۱۳] ۔ ایک بزرگ کا ایک لڑکا تھا لوگون نے اوسکو قید کر دیا وہ بزرگ اندلس سے مدینۂ منورہ آئے اور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد چاہی آپنے اونسے خواب مین فرمایا کہ تم اپنے وطن واپس جاؤ جب وہ بزرگ اپنے وطن آئے
فرزند کو گھر مین پایا اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا کہ فلان رات کو مجکو اور ایک جماعت کو خدا نے خود بخود قید سے رہائی دی

اون بزرگ نے حساب لگایا تو واقعہ رہائی اوسی تاریخ کو تھا جس رات کو انھون نے سرور عالم سے فریاد چاہی تھی۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۱۴ - ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین ہمراہی ایک جماعت جہاز پر سوار تھا ناگاہ طوفان شروع ہوا اور جہاز غرق ہونے لگا تمام جماعت فریاد کرنے لگی اور صدقات وخیرات تقسیم کرنا شروع کی مجھکو کچھ نیند آگئی خواب مین فخر عالم کو دیکھا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جلد مدد فرمایئے آپ نے حضرت صدیق رضی کو حکم دیا کہ جلد مدد کرو ابوبکر صدیق رضی دریا مین داخل ہوئے اور جہاز کو گھسیٹ کر خشکی کے قریب لگا دیا جب مین جاگا تو طوفان موقوف پایا اور لوگونکو مطمئن دیکھا۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۱۵ - ایک بزرگ بصارت سے معذور ہو گئے تمام اطبا علاج سے عاجز آگئے ایک رات کو سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ آپ حکم دیتے ہین کہ تیری آنکھ اچھی ہو جاویگی وہ بزرگ کہتے ہین کہ پندرہ روز گزر گئے اور میری حالت سابقہ نہ بدلی پھر آپ کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے وعدہ فرمایا تھا کہ تیری آنکھ اچھی ہو جاویگی مگر ابتک کچھ اثر نہ معلوم ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ سیاہی کا خون لومڑی کا تیہ اپنی آنکھ مین لگا جب خواب سے جاگا حسب ارشاد حبیب خدا عمل مین لایا اسیوقت صحت ہو گئی اور آنکھ مین روشنی آگئی کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۱۶ - ایک سیدانی بغداد کی پندرہ برس تک اسقدر بیمار رہین کہ نشست وبرخاست سے مجبور ہو گئین زندگی سے عاجز ہو کر خواستگار موت تھین ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نورانی تشریف لائے سیدانی انکو دیکھکر گھبرا گئین اور عرض کیا کہ آپ میرے پاس تنہائی مین کیون آئے حالانکہ اجنبی مرد کو عورت اجنبیہ کے پاس تنہا بیٹھنا حرام ہے وہ صاحب فرمانے لگے کہ مین اجنبی نہین ہون تیرا باپ ہون سیدانی سمجھین کہ شاید حضرت علی ہین یہ خیال کرکے کہا یا امیر المؤمنین آپ میری حالت دیکھتے ہین اونھون نے فرمایا کہ مین تیرا باپ محمد رسول اللہ ہون سیدانی کہتی ہین مین یہ سنکر رونے لگی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری حالت پر رحم فرمایئے اور مجھکو چنگا کر دیجئے آپ نے کچھ فرمانا شروع کیا پھر اپنا ہاتھ بڑھا کر مجھکو اوٹھا کر بٹھلا دیا اور فرمایا کہ خدا کے حکم سے کھڑی ہو جا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین کھڑی نہین ہو سکتی آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کے مجھکو کھڑا کر دیا اور فرمایا کہ تجھکو صحت ہو گئی جب مین بیدار ہوئی سیوقت سے صحت ہی رہی وہ سیدانی اوسیوقت اچھی ہو گئین اور تمام بغداد مین یہ قصہ یادگار رہ گیا۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۱۷ - ایک بزرگ بعارضہ جذام ایسے مبتلا ہوئے کہ لوگون نے اونکو ایک ٹاپو مین ڈال دیا ایک رات کو اونکے پاس کچھ لوگ دیکھنے کو آئے دیکھا کہ بالکل صحیح وتندرست ہین لوگون نے سبب دریافت کیا انھون نے کہا کہ مین نے فخر عالم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت علی ہمراہ ہین مجھکو اسکا مرض دور کرو اونھون نے اپنا ہاتھ میرے بدن سے ملا فوراً صحت ہو گئی۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۱۸ ایک بزرگ تین مہینے اس شدت سے بیمار رہے کہ لوگ اونکی سانس دیکھتے تھے ایکمرتبہ اسی حال مین خواب مین دیکھا کہ سرور عالم فرماتے ہین تو یہ دعا اللهم انی اسئلك العفو والعافیہ والمعافاة الدائمۃ فی الدنیا والاخرۃ پڑھ اونھون نے اوسی خواب مین اوسکو پڑھا جب بیدار ہوئے اپنے کو بالکل چنگا پایا۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۱۹ - ایک بزرگ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ مین خرچ سے ایسا تنگ آگیا کہ خدا کو بھی بھول گیا رات کو خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو فلان مجوسی کے پاس جاکر کہہ کہ رسول اللہ نے بیس درم ولائے ہین جب مین خواب سے بیدار ہوا تو سخت تعجب مین ہوا کہ مجوسی کیونکر دیگا پھر سوگیا دوبارہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کچھ اندیشہ نکر فوراً جا۔ صبح کو مین اوسکے یہان گیا دروازہ پر ایک شخص کھڑا ہوا کچھ ہاتھ مین لیے ہوئے سوچ رہا تھا جب مین گیا مجھسے پوچھا کہ کیا تجھکو کچھ حاجت ہے مین نے پیغام نبوی کہہ سنایا اوسنے مجھکو بیس درم دیے مین نے لیکر کہا کہ تو نے کیونکر جانا جو پہلے سے لئے ہوئے کھڑا ہے اوسنے کہا رات کو مین نے ایک ایسی صورت کا آدمی خواب مین دیکھا اونھون نے مجھسے حکم فرمایا کہ فلان شخص کو بیس درم دیدے مین نے کہا وہ جناب آپ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ سنکر وہ مجوسی ساکت کھڑا رہا اور تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ مجکو اپنے گھر لے چل مین اوسکو اپنے گھر لیگیا وہان جاکر مسلمان ہوگیا بعدہ اوسکے تمام عشائر نے اسلام قبول کیا کذا فی البغیہ

حکایت ۱۲۰ - ابو الحسن تمیمی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین خرچ سے بہت تنگ تھا شب عید الفطر کو مین سخت اضطراب مین تھا کہ کل عید کو خرچ کہان ملے گا جو لڑکون کے کپڑے وغیرہ مین صرف کیا جاوے گا ناگاہ دروازے سے کسی نے آواز دی مین باہر آیا دیکھا تو ابن ابی عمیر تھے وہ کہنے لگے کہ ابھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ مجھسے فرماتے ہین ای ابن ابی عمیر ابو الحسن تمیمی اور اوسکی اولاد بڑی تنگی مین ہین اسیوقت کچھ اون کی مدد کر کہ اوسکی عید ہوجاوے جب مین بیدار ہوا فوراً کپڑا خرید کے آپکے پاس لایا ہون ابو الحسن کہتے ہین کہ مین نے اون سے کہا کہ پہلے لڑکون کے کپڑے قطع کردو غرضکہ رسول مقبول کی سفارش سے خدا نے اُنکی عید نہایت عیش سے گزاری کذا فی البغیہ

حکایت ۱۲۱ - ابن سمعون نے اپنی مان سے حج اور زیارت کی اجازت چاہی لیکن مان نے فراق فرزند دلبند گوارا نکر کے شدت سے انکار کیا اتفاقاً اوسی وقت اون کی مان کی آنکھ لگ گئی تھوڑی ہی دیر کے بعد دفعتہً چونک پڑی اور کہنے لگی بیٹا سفر حج کا سامان کر مین ہرگز ہرگز نہین روکتی ابھی جب مین سوگئی کیا دیکھتی ہون کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ای خدا کی بندی اپنے بیٹے کو ایسی دولت سرمدی اور ارادہ نیک سے کیون روکتی ہی اوسے فوراً اجازت دے اوسکی دین و دنیا کی بھلائی اسی سفر پر منحصر ہے۔ مان کا خواب سنکر ابن سمعون پر عجب حالت طاری ہوئی اور اوسی وقت پیادہ پا عازم سفر حج ہوگئے کذا فی جواہر الجنان

حکایت ۱۲۲ - ملتان مین ایک شخص مفلسی سے عاجز آکر درود شریف کا ورد کرنے لگا اور سرورِ عالمؐ کی جناب مین التجا کی کہ لاکھ روپیہ مجکو ملے ایک مرتبہ خواب مین سرورِ عالمؐ نے فرمایا کہ لاکھ روپیہ لیگا یا نعمت حفظ قرآن۔ اوس شخص نے عرض کیا کہ حافظ ہونا چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ سوا پارہ ہر روز ایک مرتبہ قرآن دیکھکر پڑھ لیا کر اور شام کو تراویح مین سنا دیا کر راوی کہتا ہی کہ وہ شخص ایسا ہی کرتا تھا۔ کذا فی انوار الرحمن

حکایت ۱۲۳ - جس رات کو رابعہ بصریہ پیدا ہوئین اونکے باپ کی مفلسی کی وجہ سے چراغ تک نہ تھا۔ مگر اون کے باپ درود شریف کا ورد رکھتے تھے ایک مرتبہ سرورِ عالمؐ نے خواب مین فرمایا کہ تجھے مفلسی بہت ہی لہذا فلان سوداگر کے پاس جاکر میری طرف سے کہہ کہ ایک ہزار اشرفی مجھے دلوائی ہی اور اس کلام کی تصدیق یہ ہی کہ تو تین ہزار درود اس طرح پڑھتا ہی کہ کسی کو خبر نہین ہوتی جب وہ بیدار ہوئے سوداگر سے پیغام نبوی کہا اوس نے دو ہزار اشرفی نذر کی۔ کذا فی انوار الرحمن

حکایت ۱۲۴ - مولانا شاہ عبد الرحمن صاحب سندی لکھنوی قدس سرہ کہتے ہین کہ سندھ مین ایک شخص رنگریز تھا آنکھون کی بصارت سے مجبور اوس نے کثرت درود شریف اختیار کی ایک مرتبہ خواب مین سرورِ عالمؐ کی زیارت سے مشرف ہوا اور خواستِ بصارت کی جب جاگا اپنی آنکھین روشن پائین کذا فی انوار الرحمن

حکایت ۱۲۵ - اسکندریہ کی ایک بی بی حج کے قصد سے مدینۂ منورہ تک آئین جب مدینہ سے قافلہ کے کوچ کا وقت آیا اونکا پانْون اسقدر ورم کر آیا کہ جنبش محال ہوگئی وہ بی بی بیان کرتی ہین کہ میرے قافلہ والون نے مجکو مدینہ مین چھوڑ دیا اور سب مکہ چلے گئے مین نے سرورِ عالمؐ کے حضور مین آہ وزاری شروع کی اسی حالت مین کیا دیکھتی ہون کہ تین جوان آئے اور آواز دی کہ کون شخص مکہ کا قصد رکھتا ہی مین نے کہا کہ میرا ارادہ ہی اون لوگون نے کہا کہ اوٹھ چل مین نے کہا کہ بسبب ورم پانْوون مین جنبش نہین کرسکتی اونھون نے میرے پانْون دیکھکر شغدف پر سوار کرالیا اور مکہ کی راہ لی مین نے اونسے دریافت کیا کہ تمکو کیسے معلوم ہوا کہ کوئی مکہ کا قصد رکھتا ہی اونھون نے جواب دیا کہ ہم نے جناب سرورِ عالمؐ کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ مسجد مین جاکر ایک عورت کو ہمراہ لے لو جو جنبش نہین کرسکتی اور میری پناہ لی ہی۔ بعدہ مین باآرام مکہ مین داخل ہوئی۔ کذا فی البغیۃ

حکایت ۱۲۶ - ایک بزرگ اکثر مجلس مولد شریف موافق قواعد مقررہ منعقد کیا کرتے تھے۔ ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُس مجلس کی نسبت بہت زیادہ تاکید و ترغیب فرماتے ہین۔ کذا فی اشباع الکلام۔

حکایت ۱۲۷ - ابو یوسف موسیٰ زہوبی کہتے ہین کہ مین ایک مرتبہ خواب مین زیارت نبویہ سے مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ دربارۂ مجلس مولد شریف بعض فقہا کلام کرتے ہین آپ نے فرمایا جو شخص مجھسے خوش ہوتا ہی مین اوس سے خوش ہوتا ہون۔ کذا فی الاشباع

حکایت ۱۲۸ - حضرت شیخ مشائخنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ میرے والد بزرگوار کا معمول تھا کہ ہر ماہ ربیع الاول مین بعد ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ کھانا تقسیم فرماتے تھے - اتفاقاً ایک سال کچھ میسر نہوا صرف بھنے چنے تقسیم کر دیے رات کو سرور عالم کو خواب مین دیکھا کہ آپ کے آگے وہی بھنے چنے رکھے ہین اور آپ خوش ہو ہو کر بار بار اوسکو اوچھالتے ہین - کذا فی الاشباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

حکایت ۱۲۹ - ایک شریف حقہ پیتے تھے ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین تو شریف ہو کر حقہ پیتا ہے بڑا تعجب ہے - کذا فی نصیحۃ الاخوان

حکایت ۱۳۰ - ایک عالم حقہ پیتے تھے اون کے دوست نے خواب مین دیکھا کہ جناب سرور عالم فرماتے ہین کہ اپنے دوست عالم سے کہدے کہ تو درس دیتا ہو اور خبیث حقہ کا استعمال کرتا ہی - کذا فی النصیحۃ

حکایت ۱۳۱ - ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی مدح و تعریف بہت پڑھا کرتے تھے اور حقہ پیتے تھے ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہین کہ جسوقت تو تعریف و ذکر ولادت پڑھتا ہی مین وہان موجود ہوتا ہون و جب حقہ آتا ہی مین وہان سے چلا آتا ہون کذا فی النصیحۃ

حکایت ۱۳۲ - حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دہلوی فرماتے ہین کہ میرا ایک دوست تھا وہ لوگون کے واسطے حقہ موجود رکھتا حالانکہ خود نہ پیتا تھا ایک مرتبہ اوسنے دیکھا کہ جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم میری طرف تشریف لا رہے ہین دفعۃً میری طرف سے روئے مبارک پھیر لیا اور مکان سے باہر چلے گئے مین نے دوڑ کر سبب مراجعت دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ تیرے گھر مین حقہ رکھا ہے اور مین اوسکو برا سمجھتا ہون - کذا فی الدر الثمین للشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی

حکایت ۱۳۳ - ایک زمانہ مین دو بزرگ تھے ایک عالم اور ایک عابد دونون نے ایک ہی وقت مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی صورت مین خواب مین دیکھا کہ آپ نے عابد کو اپنی مجلس مین داخل ہونے کا حکم دیا اور عالم کو اذن نہوا - عابد نے لوگون سے دریافت کیا کہ اس عالم نے کیا خطا کی جو اوسکو اذن نہین ہوا لوگون نے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ یہ عالم حقہ پیتا ہی اور آنحضرت کو یہ بات بری معلوم ہوتی ہی جب خواب سے بیدار ہوئے تو عابد عالم کی ملاقات کو گیا دیکھا کہ وہ زار زار رو رہا ہی عابد نے پوچھا کہ آپ کے رونے کا کیا سبب ہی عالم نے اپنے خواب کا حال ظاہر کیا - بعد اوسکو اوسی وقت حقہ پینے سے توبہ کی پھر ایک مرتبہ دونون نے خواب مین دیکھا کہ جناب سرور عالم کے متصل عالم کو جگہ ملی - کذا فی الدر الثمین -

حکایت ۱۳۴ - سید نور محمد بدایونی نے ایک مرتبہ خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقہ پینا کیسا ہی آپ نے سکوت فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رض اوس مجلس مین موجود تھے اونھون نے فرمایا کہ حرام ہی - کذا فی المقامات المظہریہ تنبیہ مسئلہ حقہ درمیان علما نہایت مختلف فیہا ہی مگر ارجح کراہت تحریمیہ معلوم ہوتی ہی - کما فصلہ شیخنا المرحوم فی رسالتہ ترویح الجنان

حکایت ۱۳۵ - ابراہیم تیمی کہتے ہین کہ مین کعبہ کی پشت پر بیٹھا ہوا تہلیل و تسبیح و تمجید کرتا تھا ناگاہ ایک مرد حسین خوش لباس میرے پاس آیا مین نے پوچھا آپ کون ہین اونھون نے جواب دیا کہ مین خضر ہون مین نے کہا کہ کس ضرورت سے آپ تشریف لائے اونھون نے فرمایا کہ تیرے اوپر سلام کرنے کو اور ایک ہدیہ پیش کرنے کو مین نے کہا وہ ہدیہ کیا ہی اونھون نے فرمایا وہ یہ ہی کہ آپ قبل طلوع و غروب آفتاب مسبعات عشر پڑھ لیا کرین اور کبھی ترک نکرین مین نے اون سے اوسکے ثواب کا حال پوچھا اونھون نے کہا کہ جب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے ملنا اون سے ثواب کا حال دریافت کر لینا وہی بیان فرما دینگے - بعد چند روز کے مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مجکو چند فرشتون نے اوٹھا کر جنت مین داخل کیا اور اوسکی آرایش و عمدگی مجکو دکھلائی اور کچھ میوے کھلائے اور شراب طہور پلائی مین نے پوچھا ان درجات عالیہ کا کون مستحق ہے فرشتون نے کہا کہ جو شخص تیرا سا عمل کرے - بعد ازان سرور عالم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم معہ ستر انبیا اور ستر صفوف ملائکہ کے تشریف لائے اور مجھپر السلام علیکم کہکر میرا ہاتھ پکڑ لیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خضر نے مجکو مسبعات عشر تعلیم کی ہی اور یہ کہا ہے کہ یہ دعا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے حضور سرور عالم نے تین مرتبہ فرمایا کہ خضر نے سچ کہا اور جو کچھ خضر کہتے ہین سچ کہتے ہین اور وہ تمام دنیا کے عالم اور جملہ ابدال کے رئیس ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مسبعات عشر کا ثواب کس قدر ہے آپ نے فرمایا کہ اوس کے پڑھنے والے کے جملہ گناہ اللہ تعالی بخشد یتا ہی اور اپنا غصہ اوسپر نہین فرماتا ہے اور فرشتگان کاتب اعمال سیئہ کو حکم دیتا ہی کہ ایک سال تک اسکی برائی نہ لکھین اور ان مسبعات عشر کو وہی پڑھیگا جسکو اللہ تعالی نے نیک بخت پیدا کیا ہی اور شقی اوس سے محروم رہیگا - کذا فی قوت القلوب

مؤلف کہتا ہی کہ مسبعات عشر یہ ہی کہ سورہ فاتحہ او معوذتین یعنی سورہ اخلاص اور سورہ کافرون اور آیۃ الکرسی

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور یہ درود شریف
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَحَبِیْبِکَ وَنَبِیِّکَ الْاُمِّیِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ
وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ
وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ سات سات مرتبہ پڑھے ـ

حکایت [136] ـ علی بن یونس سے اون کے لڑکے نے پوچھا کہ اگر قے حلق تک آجاوے تو وضو باقی رہتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اونھون نے جواب دیا کہ ٹوٹ جاتا ہی رات کو خواب مین دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین اے علی بن یونس تو نے غلط جواب دیا ہی جب تک مُنہ بھر قے نہوگی وضو نہ ٹوٹے گا علی بن یونس کہتے ہین کہ جب مین بیدار ہوا تو مجکو یہ ثابت ہوا کہ ہم لوگ جو فتوی دیتے ہین وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر پیش کیا جاتا ہی اوس وقت سے علی بن یونس نے فتوی دینا ترک کر دیا ـ کذا فی الاثمار الجنیہ فی طبقات الحنفیہ للملا علی القاری رحمہ

حکایت [137] ـ بعض صالحین نے خواب مین سرور عالم کو دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے حق مین دعا فرمائیے آپ نے دونون دست مبارک کھول کر دعا فرمائی بعدہ یہ فرمایا کہ اکثر یہ دعا اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ پڑھا کر ـ کذا فی المقاصد الحسنہ

حکایت [138] ـ بعض صالحین نے خواب مین سید عالم سے عرض کیا کہ یہ حدیث مَنْ اَکَلَ مَعَ مَغْفُوْرٍ لَّہٗ غُفِرَ لَہٗ آپ نے فرمائی ہی یا نہین آپ نے فرمایا ہان بلکہ جو مغفور لہ کی طرف دیکھے وہ بخشدیا جاویگا ـ کذا فی المقاصد

حکایت [139] ـ بعض صالحین نے خواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے عرض کیا کہ مجکو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے وُلِدْتُ فِیْ زَمَنِ الْمَلِکِ الْعَادِلِ اور اس بات کو مین نے ابو عبد اللہ حاکم سے دریافت کیا اونھون نے جواب دیا کہ یہ خبر محض جھوٹھ ہی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمائی ارشاد ہوا کہ ابو عبد اللہ حاکم نے سچ کہا ـ کذا فی المقاصد الحسنہ

حکایت [140] ـ بعض صالحین نے خواب مین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکے ابدال کہان رہتے ہین آپ نے دست مبارک سے ملک شام کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا عراق مین کوئی ابدال نہین ہی آپ نے فرمایا ہین اور چند ابدال کے نام بتائے ـ کذا فی المقاصد الحسنہ

حکایت[۱۴۱] - بعض صالحین نے خواب مین دیکھا کہ سرور عالم فرماتے ہین جامی سے کہدو کہ تمھارا یہ شعر
موسیٰ ز ہوش رفت بیک پر تو صفات ؛ تو عین ذات مینگری در تبسمی - ہمکو بہت پسند ہی-

حکایت[۱۴۲] - مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری سلمہ نے خواب مین دیکھا کہ ایک مکان رفیع الشان مین سرور عالم مع صحابہ جلوہ فرما ہین مولوی صاحب فرماتے ہین کہ جیسے ہی مین وہان حاضر ہوا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے اور مجکو اپنے سینہ مبارک سے لگا کر فرمایا کہ جاؤ ہمارے دین کی اشاعت کرو جب مین بیدار ہوا اوسی وقت سے حق تعالیٰ نے اشاعت دین کا دل مین جوش پیدا کر دیا-

حکایت[۱۴۳] - ایک مرتبہ کاتب الحروف نے خواب مین دیکھا کہ فناے کعبہ مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم صرف تہمد پہنے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود مین جلوہ فرما ہین

حکایت[۱۴۴] - عزیزی محمد احسن سلمہ بیان کرتے ہین کہ ایک رات مین نے خواب دیکھا کہ میرے نانا حافظ عبد العلی صاحب تشریف لائے ہین اور مین بھی (مؤلف) موجود ہون اتنے مین ایک بزرگ سفید لباس نہایت نورانی شکل تشریف لائے عزیز مذکور کہتے ہین کہ نانا صاحب نے مجھسے فرمایا کہ احسن حضور سرور کائنات آپ ہی ہین یہ کہکر اپنا عمامہ سرور عالم کے پاے مبارک پر ڈالدیا اور مین (محمد احسن) دوڑ کر جناب رسالت مآب سے لپٹ گیا اور ایک عالم بیخودی طاری ہوگیا - آنکھ کھلنے کے بعد تمام دن عزیز مذکور پر حالت محویت وگریہ طاری رہی-

حکایت[۱۴۵] - عزیز مذکور بیان کرتے ہین کہ قبل روانگی حج ایک رات مین نے خواب دیکھا کہ گویا سرور عالم فرما رہے ہین تعال یا دعشی یہ خواب دیکھکر مین جاگ پڑا اور بعد نماز صبح تلاوت کلام مجید کرنے لگا پڑھتے پڑھتے سورۂ محمد پر پہونچا یکبارگی اسقدر جوش گریہ ہوگیا کہ زبان رک گئی مجبوراً مصحف مجید کو بند کر دیا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا متصل وہی آواز تعال کی چلی آتی ہے اور اشتیاق زیارت حرمین دمبدم زیادہ ہوتا جاتا تھا آخر مین نے بلا کسی سامان ظاہری کے عزم حج کر دیا اور بتائید ایزدی غیب سے وہ سامان ہوگیا کہ بہت بڑی آسائش وآرام سے اس سفر مبارک مین کامیاب ہوا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (یہ حکایت بعد تالیف وقبل انطباع شامل کتاب ہذا کی گئی)

خاتمہ - بیچ ذکر بعض الفاظ درود کے جن کے ورد سے طالب مشرف بزیارت نبویہ ہوتا ہے- جو کوئی بعد طہارت کاملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى پڑھا کرے دولت زیارت نبویہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے مالا مال ہوگا - کذا فی جذب القلوب-

دیگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ اس درود کا ورد رکھنا بھی باعث حصول زیارت نبویہ ہے۔ کذا فی جذب القلوب

دیگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بروز جمعہ اس درود کا ہزار مرتبہ پڑھنا سبب حصول زیارت نبویہ ہے۔ کذا فی جذب القلوب

دیگر شب جمعہ کو اول دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی و گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھکر بعد سلام اس درود کو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ سو مرتبہ پڑھے زیارت سید عالم سے مشرف ہو۔ کذا فی جذب القلوب

دیگر سعید بن عطاء سے مروی ہے کہ جو کوئی سوتے وقت اپنا داہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھکر لیٹے اور یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَۃً تَقِرُّ بِھَا عَیْنِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتَنْشَرِحُ بِھَا صَدْرِیْ وَتَاْلِفُ بِھَا شَمْلِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اَبَدًا اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پڑھکر سو جاوے زیارت مصطفویہ سے سرفراز ہووے۔ کذا فی جذب القلوب

دیگر بعد نماز عشاء یہ کلمات اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّی السَّلَامَ پڑھتے پڑھتے سو جاوے مشرف بزیارت سید عالم ہووے۔ کذا فی الجواہر الخمسہ

دیگر جو کوئی بالطہارت کا ملہ رات کو سوتے وقت دس روز تک سو مرتبہ اس درود کو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُ اللّٰہِ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُ اللّٰہِ وَنَفَذَ بِہٖ حُکْمُ اللّٰہِ وَوَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَاَضْعَافَ کُلِّ شَیْءٍ وَمِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰہِ وَزِنَۃَ عَرْشِ اللّٰہِ وَرِضَاءَ نَفْسِ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ عَدَدَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَلَا تُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ بَاقِیَۃً بِبَقَاءِ اللّٰہِ پڑھے سرور انبیا کی زیارت سے محظوظ ہو۔ کذا فی مجربات الدیربی

دیگر شب جمعہ کو آٹھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پچیس[25] مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے بعد ختم نماز صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ہزار مرتبہ پڑھے زیارت جمال نبی کریم سے مشرف ہو

دیگر شب جمعہ کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پچیس[25] بار سورہ اخلاص پڑھے بعد نماز صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ہزار بار پڑھے سرور عالم کی زیارت نصیب ہو۔ کذا فی اللآلی المصنوعہ

دیگر شب جمعہ کو غسل کرکے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے زیارت نبویہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے بہرہ یاب ہو۔ کذا فی اللآلی

دیگر بعد نماز عشا ایک جلسہ مین ہزار مرتبہ اس درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ کو پڑھکر سو رہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ کذا فی شرح دلائل الخیرات والجواہر الخمسہ

دیگر عمدہ لباس پہنکر سوتے وقت ستر مرتبہ اس درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ کو پڑھنا موجب زیارت نبویہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم ہے۔ کذا فی شرح الدلائل

دیگر شب جمعہ یا شب دوشنبہ کو ستر مرتبہ یا سات سو مرتبہ یا سو مرتبہ اس درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ کو پڑھے جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم دیکھنا نصیب ہو۔ کذا فی شرح الدلائل

دیگر عروج ماہ مین شب جمعہ کو بعد نماز عشا ایکسو ستر مرتبہ درود تاج گیارہ روز تک پڑھے زیارت رسول اکرم نصیب ہو۔

دیگر اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِیْ وَجْہَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَّمَاٰلًا سوتے وقت پڑھے دیدار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے شرف اندوز ہو۔ کذا فی الطبقات الکبرے للشعرانی

دیگر سوتے وقت ہزار مرتبہ سورہ کوثر اور ہزار مرتبہ درود پڑھے نعمت زیارت نبویہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم پاوے کذا فی الدر النظیم للامام الیافعی

قد وقع الفراغ من تالیف ہذا السفر المنیف یوم الجمعۃ الخامس من ربیع الآخر سنۃ الف وثلثمائۃ واثنی عشرۃ من الہجرۃ والحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

۱۳۱۲

تمت

قطعۂ تاریخ اختتام کتاب از فخر زمن جامع فضائل و ہنر مولوی حاجی محمد احسن صاحب وحشی نگرامی

طفیلِ سرورِ عالم ہوئی یہ جب تالیف — کتاب تذکرۂ رویتِ مشہ ابرار
زمین سے تابہ فلک ایک غلغلہ اوٹھا — نثار کرنے کو جان مشتری ہوئے تیار
تھا فکر سال میں وحشی کہ چرخ چارم سے — کہا مسیح نے لکھو دید احمد مختار ١٣١٣ھ

ایضاً از نامی گرامی منشی ممتاز احمد صاحب نگرامی

مولوی ادریس صاحب باکمال — کرد چون تصنیف این حبل المتین
لاجرم در فکر تاریخش شدم — گفت ہاتف بس بگو مرغوب دین ١٣١٢

قطعۂ تاریخ اختتام کتاب زنور حدقۂ کیاست محمد نفیس صاحب فرزند دلبند مولف دام فیضہ

کتاب ایسی بنی ہے معدنِ فیض — کہ جس سے قطع شک و ریب و غل ہے
ہوئی تاریخ کی جب فکر مجھکو — کہا ہاتف نے یہ مرغوب دل ہے ١٣١٢

ایضاً از نتائج طبع زکی اوقد منشی ریاض احمد صاحب نگرامی سلمہ ربہ

لقای حضرتِ خیر الوری میں جب تصنیف — جناب مولوی ادریس نے کیا تنہا
بصد سرور و فرح خامۂ مورخ نے — ریاض فکر سے ابتہاج سے لکھا ١٣١٢

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ الذی لم یزل ولا یزال ۔ مبرا از قیل وقال ۔ کتاب صدق مقال ۔ ہدایت اشتمال مسمی بہ **رفع الوسوسۃ والاحتمال عن رویۃ النبی بعد الارتحال** ۔ مولفہ جناب مولانا و بالفضل اولانا صاحب قدر نفیس مولوی حافظ شاہ محمد ادریس صاحب نگرامی ۔ دام فیوضہ السامی ۔ باہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد ۔ بار اول ماہ رمضان المبارک سنہ ١٣١٥ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم مطابق ماہ فروری سنہ ١٨٩٨ عیسوی بعد حفظ حق تالیف مطبع نامی لکھنو میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر ہدیۂ نظر ناظرین حقیقت بین ہوئی